

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا
- اگر اب بھی نہ جاگے تو
- نماز کا ریاضتی پہلو
- جہنمی تشدد
- مکہ ڈائری (تیسری قسط)
- اخبار جہاں، بزنس و کیورز
- طب و سائنس، ملی سرگرمیاں

جلد نمبر 59/69 شماره نمبر 35 مورخہ ۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

## دوٹرس جانچ پروگرام میں تمام لوگ ضرور حصہ لیں اور این پی آر و این آر سی کی تیاری ابھی سے کریں

تمام اہل وطن سے مفکر اسلام امیر شریعت بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ کی اپیل

تفصیلات جمع کی جائیں گی۔ حکومت نے ارادہ کیا ہے کہ اب نیشنل پاپولیشن رجسٹر کوڈ جیٹل یعنی کمپیوٹرائز کیا جائے، جس میں ہر شہری کی پوری پہچان آنکھ اور انگلیوں کے نشانات کے ساتھ محفوظ رہے گی۔ جب یہ کام شروع ہو تو اپنے گھر کے ہر فرد کا نام اور تفصیلات درج کرائیں، شناخت کے لیے کچھ دستاویزات بھی جمع کرنے ہوں گے، ابھی حکومت کی طرف سے دستاویزات کی لینین نہیں کی گئی ہے، لیکن سابقہ این پی آر کے ڈھانچہ کو کچھ کر لگنا ہے کہ مندرجہ ذیل کاغذات میں سے دو یا تین کاغذات مانگے جاسکتے ہیں، اس لیے شخص کی ذمہ داری ہے کہ کچھ کچھ کچھ دستاویزات میں سے کم از کم تین دستاویزات تیار رکھیں اور گھر کے ہر فرد کے لیے تیار رکھیں اور ان میں نام، ولدیت، تاریخ پیدائش اور پتہ ایک جیسے ہوں۔

امیر شریعت بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے اپنے ایک اخباری بیان میں ملک کے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایکشن کمیشن آف انڈیا کے ایکٹرس و ریفلکشن پروگرام (دوٹرس جانچ پروگرام) میں ضرور حصہ لیں۔ یہ پروگرام یکم ستمبر ۲۰۱۹ء سے جاری ہے اور ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۹ء تک رہے گا۔ اس پروگرام کے تحت موجودہ دوٹرس کے ناموں اور دیگر تفصیلات کا وی ریفلکشن اور اس کی صحیح، اہل خانہ میں سے جن لوگوں کا نام نہیں ہیں ان کا اندراج، اہل خانہ میں سے جو لوگ مر چکے ہیں یا کہیں جا چکے ہیں ان کے ناموں کا اخراج اور دیگر تفصیلات کی جانچ و صحیح کا عمل کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں خیال یہ رکھنا ہے کہ گھر کے لوگوں میں سے کوئی بھی نام جو اٹھارہ سال یا اس سے زائد عمر کا ہو وہ چھوٹا نہیں چاہئے۔ اور یکم جنوری ۲۰۱۹ء یا اس سے قبل چھنے لوگ پیدا ہوئے ہیں ان میں سے اگر کسی کا نام اب تک درج نہیں ہے تو اس کو درج کرائیں، کسی کا غلط نام درج ہے یا تاریخ پیدائش یا پتہ غلط درج ہے۔ تو اس کو درست کرائیں۔ اس طرح ۱۲ جنوری ۲۰۲۰ء اور یکم جنوری ۲۰۲۰ء کے درمیان جو لوگ پیدا ہوئے ہیں ان کے نام بھی صحیح درج کروائیں۔ نام درج کروانے میں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہی نام درج کرائیں جو زمین کی خریداری یا رجسٹرڈ کرایہ نام وغیرہ میں درج ہے، اور اگر یہ نہ ہو تو وہ نام درج کرائیں جو میٹرک کے سرٹیفکیٹ میں درج ہے، یا برتھ سرٹیفکیٹ میں درج ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سبھی دستاویزات میں نام، ولدیت، عمر، تاریخ پیدائش، پتہ وغیرہ ایک ہو، اس میں فرق نہ ہو اگر کسی دستاویز میں کوئی فرق ہے تو زمین کے کاغذ/میٹرک سرٹیفکیٹ/ برتھ سرٹیفکیٹ کو بنیاد بنا کر سبھی دستاویزات میں سدھا کروائیں۔

(۱) پاسپورٹ (۲) ڈرائیونگ لائسنس (۳) آدھار کارڈ (۴) راشن کارڈ (۵) سرکاری یا نیم سرکاری آفس کا شناختی کارڈ (۶) بینک پاس بک (۷) کسانوں کا شناختی کارڈ (۸) پنشن کارڈ (۹) آرجی آئی کی طرف سے جاری اسماٹ کارڈ (۱۰) پانی/بجلی/گیس/ٹیلیفون کا حالیہ بل (۱۱) برتھ سرٹیفکیٹ (۱۲) ووٹر آئی ڈی کارڈ (۱۳) بورڈ یا یونیورسٹی کے کاغذات (۱۴) زمین کے کاغذات (والد نانا، دادا وغیرہ کے نام کے) (۱۵) ووٹرسٹ کی کاپی (۱۶) مقدمات کے کاغذات (۱۷) رہائشی (آواسیہ) سرٹیفکیٹ (۱۸) وراثت نامہ (وٹشاولی) (۱۹) ایل آئی سی کے کاغذات (۲۰) پوسٹ آفس کے کاغذات (۲۱) ریگولری رجسٹریشن سرٹیفکیٹ

حضرت امیر شریعت نے مزید فرمایا کہ این پی آر میں رجسٹریشن کے لیے مندرجہ بالا کاغذات میں سے کچھ کچھ کر این پی آر میں رجسٹریشن کے لیے مندرجہ بالا کاغذات میں سے کچھ کچھ کر جو منشا ہے کہ آسام کے طرز پر ملک بھر میں این آر سی نافذ ہو اس معاملہ میں کسی غلط فہمی میں نہ رہتے ہوئے ابھی سے ہر شخص کو تیاری کرنی چاہئے تاکہ اس وقت دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس سے گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مندرجہ بالا دستاویزات میں سے زیادہ سے زیادہ دستاویز تیار رکھیں ان شاء اللہ اسی بنیاد پر این آر سی میں بھی نام شامل ہو جائے گا۔

حضرت امیر شریعت نے تمام شہروں، گاؤں کے ذمہ دار، امارت شریعت اور خلیفہ، بلاک اور ضلع کے ذمہ دار، ان، رفائی ملی اور سماجی تنظیموں، ائمہ مساجد، اساتذہ اور پڑھے لکھے بھھار لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں عام لوگوں کے کاغذات کو درست کرائیں، ہر علاقے میں کچھ لگا کر کبھی دستاویزات کو درست کرانے کی ترغیب دلائی جائے اور چار پانچ ماہ میں زیادہ سے زیادہ دستاویزات جمع کر لیے جائیں۔ یہ کام ابھی سے مسلسل کرتے رہنا ہے جب تک کہ این پی آر کی کارروائی مکمل نہ ہو جائے۔

### گرت آف انڈیا

غیر معمولی  
پارٹ - ۱۱، سیکشن - ۳، سب سیکشن (ii)  
اتھارٹی سے شائع شدہ

سیریل نمبر: ۲۵۰۳۱  
نئی دہلی، بدھ، ۳۱ جولائی ۲۰۱۹ء (شراون ۱۹/۱۹۳۱)

### وزارت داخلہ

رجسٹرار جنرل برائے شہریت کار رجسٹریشن، ہندوستان کا دفتر

### اطلاع

نئی دہلی، ۳۱ جولائی ۲۰۱۹ء  
سیریل نمبر ۲۵۰۳۱ (۱) شہریت (شہریوں کے رجسٹریشن اور ان کے قومی شناخت ناموں کا جاری کرنا) کے ضوابط ۲۰۰۳ء کے ضابطہ ۳ کے ذیلی ضابطہ (۳) کے تحت مرکزی حکومت آبادی کے رجسٹر کو تیار کرنے اور اس کو اپ ڈیٹ کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ نیز مقامی رجسٹرار کے دائرہ اختیار کے تحت عام طور پر رہنے والے تمام لوگوں سے متعلق معلومات جمع کرنے کے لیے آسام کے علاوہ پورے ملک میں گھر گھر کا شہرکار کرنے سے متعلق فیڈ بک کیمر اپریل ۲۰۱۹ء سے شروع ہو کر ۳۰ ستمبر ۲۰۲۰ء کی مدت تک کیا جائے گا۔

[ایف نمبر ۱۹/۵/۲۰۱۹-سی آر ڈی، (این پی آر)]  
(دو دیکھتی - سٹیزن رجسٹریشن کے رجسٹرار جنرل)

وٹرس و ریفلکشن پروگرام کے تحت آپ کو مندرجہ ذیل دستاویزات میں سے کوئی ایک یا دو پیش کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے، اس لیے نیچے لکھے دستاویزات اگر موجود ہیں اور سدھا رکھ کر ضرورت ہے تو جلد از جلد سدھا کروائیں، اور اگر نہیں ہیں تو بنوا کر رکھ لیں۔

(۱) پاسپورٹ (۲) ڈرائیونگ لائسنس (۳) آدھار کارڈ (۴) راشن کارڈ (۵) سرکاری یا نیم سرکاری آفس کا شناختی کارڈ (۶) بینک پاس بک (۷) کسانوں کا شناختی کارڈ (۸) پنشن کارڈ (۹) آرجی آئی کی طرف سے جاری اسماٹ کارڈ (۱۰) پانی/بجلی/گیس/ٹیلیفون کا تازہ بل ایکشن کمیشن کی ہدایت کے مطابق این پی آر او آپ کے دروازے پر جانے گا اور معلومات اکٹھا کرے گا، اس وقت دھیان رکھنا ہے کہ سبھی اندراجات کی اسپیکنگ بالکل درست درج کی جائے، اس لیے کہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر این پی آر او اسٹانڈ یا نادانستہ طور پر ناموں کی اسپیکنگ میں غلطی کرتے ہیں۔ اس لیے اس پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر آبادی میں پڑھے لکھے جوانوں کو اس ہم پر لگائیں تاکہ وہ این پی آر او کے کاموں کو دیکھتے رہیں۔

دوسرا پروگرام حکومت کا این پی آر کے لیے نیشنل پاپولیشن رجسٹر کو اپ ڈیٹ کرنے کا، یہ کام پورے ملک میں یکم اپریل ۲۰۲۰ء سے شروع ہو گا اور ۳۰ ستمبر ۲۰۲۰ء تک چلے گا، اس پروگرام کے تحت گھر گھر جا کر شہریوں کی

### کامیابی کا راز

”علم نافع اور عمل صالح اسلامی زندگی کے دو ایسے ستون ہیں جو باہم ملا کر انسان کو نیک اور نیکو بناتے ہیں۔ علم نافع کا تصور یہی قائم نہیں ہو سکتا، ایک مخصوص عقیدہ اور اس کے مطابق عمل، یہ وہ جو ہے جس کے گرد سارا اسلامی نظام گردش کر رہا ہے۔ علم اگر علم سے محروم ہے تو اسکی کوئی قیمت و افادیت نہیں، اسی طرح عمل اگر علم نافع سے خالی اور عاری ہے تو وہ عین جہالت و ضلالت ہے۔ جب وہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ علم نافع کی دعا کی ہے اور ایسے علم سے پناہ مانگی ہے جس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو“ (حاصل مطالعہ)

### بلا تبصرہ

”ممبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے پر رہتے ہوئے محترم جج تامل رانی نے بلیکس یا قومیتوں سے متعلق جہاد کا بیان کیا تھا اس کی ذرا براہ راست گجرات پر پڑتی تھی، پھر وہ مدراس ہائی کورٹ آئیں اور یہاں سے بیگھا لیا ہائی کورٹ آئی اور اسے فرسٹ کر دیا گیا، بہت ممکن تھا کہ مدراس ایر پورٹ سے دہلی ایر پورٹ تک کے طیارے میں سوار ہو لیکن انہیں مکھالیہ کے طیارے میں سوار ہونے کا حکم دیا گیا جس کی بنیاد پر انہوں نے اپنا استعفیٰ حکومت کے منہ پر مار کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے نزدیک آئین و دستور زیادہ اہمیت کا حامل ہے، ایسے ہی ججوں کی وجہ سے ملک کے عدالتی نظام پر بخوبی اہت اعتماد بھی بانی ہے۔ (انتخاب، پٹنہ)

## اللہ کی باتیں — رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

### آخرت کے لئے ثواب کی نیت رکھئے

جو شخص آخرت کی نیت رکھے گا اور اس کے لئے جیسی کوشش کرنی چاہئے ویسی ہی کوشش بھی کرے گا بشرطیکہ وہ شخص مومن بھی ہو، تو ایسے لوگوں کی کوشش کامیاب ہوگی (بنی اسرائیل: ۱۹)

**وضاحت:**۔ آخرت دنیا کا حاصل اور نتیجہ ہے اس میں سرخروئی پانے کے لئے ایمان اور عمل صالح سے انسان کو مزین ہونا پڑے گا، چنانچہ قرآن مجید کی آیت میں آخرت کی کامیابی کے لئے چار بنیادی شرطیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دل میں اخلاص و ولہبیت ہو، اگر نیت میں خود غرضی اور مفاد پرستی شامل ہوگی یا ریا و نمو کے لئے کوئی عمل کیا تو اللہ کے یہاں اس کا اجر نہیں ملے گا، اس لئے نیکی اور بھلائی کے چھوٹے سے چھوٹے کاموں کے لئے اللہ کی رضا و خوشنودی ہی محبوب و مطلوب ہے، ایک حدیث میں فرمایا گیا ”انما الاعمال بالنیات“ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے، جیسی کرنی ویسی بھرنی، دوسری شرط یہ ہے کہ صرف نیت اور ارادہ سے کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کے اس کے لئے کوشش نہ کی جائے، جب کسی کام کے لئے انسان کوئی اقدام کرتا ہے اور سچ سمت میں چلتا ہے، تو اللہ کی طرف سے فیض نصرت حاصل ہوتی ہے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہنے سے کچھ نہیں ہوتا ہے، تیسرے یہ ہے کہ جو عمل بھی کیا جائے وہ سنت اور شریعت کے مطابق کیا جائے، اس لئے کہ جو اعمال خود رانی اور سن گھڑت طریقے سے کی جاتے ہیں، چاہے وہ دیکھنے میں کتنے ہی خوشنما کیوں نہ ہو وہ اللہ کے یہاں مقبول نہیں اور نہ ہی آخرت میں کارآمد، اس لئے ترقی اور کامیابی کے لئے کتاب ہدایت اور چراغ نبوت سے آکتاب فیض کئے بغیر زندگی کے تاریک درپچوں کو روشن نہیں کیا جاسکتا، اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ استقامت اور مداومت کے ساتھ کیا جائے، ایسا نہ ہو کہ شوق عبادت میں ایک دن تلاوت اور ذکر و تسبیح کا خوب اہتمام کیا اور ۲۹ دن غفلت اور سستی میں گزار دیا، بلکہ اس کے لئے معمول اور نظام الاوقات بنایا جائے اور ہر روز تھوڑا تھوڑا کیا جائے تاکہ برابر کرنے کی عادت پڑ جائے، اور آخری بات یہ ہے کہ دنیاؤ آخرت میں کامیابی کے لئے صرف کوشش کافی نہیں ہے بلکہ وہ کوشش مطلوب ہے جو ایمان و عقیدے کی درستگی سے عبارت ہو، دل میں اللہ کی وحدانیت کا یقین ہو، زبان پر اس کا اقرار ہو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہے، ہر گفتگوں کا طوفان آئے، آندھیاں چلے، کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر ایمان پر ثابت قدم رہے، اگر ان چاروں چیزوں پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دنیاؤ آخرت کی بشارت دی ہے۔

### پانچ آزمائشوں سے پناہ مانگو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ اے مہاجرین، پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں تم کو آزما یا جائے گا اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم کو ان چیزوں میں آزمایا جائے، کسی بھی قوم میں اس وقت تک بدکاری ظاہر نہیں ہوتی جب تک وہ کھلے عام بدکاری نہ کرنے لگے، جب یہ کام کرنے لگیں گے تو قطعاً سامی اور حکمرانی آگے آئے اور حکمرانوں کے ظلم و ستم سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا، اسی طرح جب وہ زکوٰۃ دینا بند کر دیں گے تو ان پر بارش روک لی جائے گی اور جب وہ وعدہ کو توڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسا دشمن مسلط کر دے گا جو ان کے ہاتھوں سے بہت کچھ چھین لے گا، اور جب وہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں جھگڑا اور تفرقہ پیدا کر دے گا (ابن ماجہ باب العقوبات)

**مطلب:**۔ اسلام انسانی معاشرے کو اعلیٰ اخلاقی اقدار کا حامل معاشرہ بنانا چاہتا ہے، بد کرداری و بد عہدی اور معاشرت و معیشت میں بے راہ روی و بددیانتی کو قطعاً برداشت نہیں کرتا، کیونکہ اس سے معاشرہ تباہ و برباد ہوتا ہے، اور انسانی افراد کو روحانی و مادی نقصان پہنچتا ہے، اس لئے کہ جب کسی قوم میں یہ برائیاں عام ہوجاتی ہیں تو قوم و ملک کی ہلاکت و بربادی کا سبب بنتی ہیں، گزشتہ قوموں میں مختلف طرح کی روحانی بیماریاں تھیں، قوم لوط میں شرک کے ساتھ فحاشی و بے ہودگی، قوم مدین میں ناپ تول میں کمی و بیشی کرنا اور تجارتی لین دین میں بددیانتی کرنا ان کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ اخلاق و عادات کی اصلاح پر توجہ دلائی، مگر یہ قومیں سرکشی و عناد پر قائم رہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا، اس لئے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے صحابہ کو متنبہ کیا کہ برائی و بدکاری کے قریب بھی نہ جھکتا، اس لئے کہ جب کوئی قوم فحاشی و بے حیائی میں مبتلا ہوجاتی ہے تو ایسی قوم دنیا میں مختلف طرح کی بیماریوں کا شکار ہوجاتی ہے، یا اس طرح جب کوئی ناپ تول میں کمی و بیشی کرتی ہے تو اس قوم پر زلزلہ کی تلخی پیدا ہوجاتی ہے، اور ظالم حکمرانوں کا ان پر سایہ دراز ہوجاتا ہے، جن لوگوں پر زکوٰۃ و صدقات واجبہ کی ادائیگی لازم ہے مگر وہ اس کے ادا کرنے سے پہلو تہی اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر خیر و برکت اور رحمت کی بارش روک لیتے ہیں، ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو خشک سامی اور قسطی میں مبتلا کر دیتا ہے، اسی طرح جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق حق و انصاف سے فیصلہ کرتی ہے تو اللہ اس قوم پر اطمینان و سکنت نازل فرماتا ہے، لیکن جب وہ جذبات کی رو میں بہنے لگتی ہے اور حق تلفی کرنے لگتی ہے عدل و انصاف کے دامن کو چھوڑ دیتی ہے تو اس کے نتیجہ میں آپسی جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں، پھر معاشرہ تباہی کی راہ پر چلنے لگتا ہے، اب ذرا غور کیجئے کہ آج دنیا میں عذاب کی جتنی بھی شکلیں پائی جاتی ہیں وہ سب ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہے، آج ہم اپنی عملی کی وجہ سے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا گھر اور معاشرہ تہذیب و اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بنے تو اپنے کو اسلامی پٹری میں ڈھالنا اور سنت و شریعت کے مطابق زندگی گذارنی ہوگی۔

## دینی مسائل

مفتی احتکام الحق فاسمی

### دوران تلاوت اذان

دوران تلاوت یا ذکر و اذکار اذان ہونے لگے تو تلاوت اور ذکر و اذکار جاری رکھا جائے یا موقوف کر کے اذان کا جواب دیا جائے؟

الجواب وباللہ التوفیق

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن کی اذان کا جواب دیا اور اذان کے بعد ہی دعا پڑھو، اذھا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول... ثم سلوا اللہ لی الوسیلة، (صحیح مسلم ۶۶۸) اذان کا جواب دینا اور اس کے بعد ہی دعا اللہم رب ہذہ الدعویۃ الخ پڑھنا باعث اجر و ثواب ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے صدق دل سے اذان کا جواب دیا وہ جنت میں داخل ہوگا (صحیح مسلم ۶۷۸) باب استجاب القول مثل قول المؤمن (آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی (اذان کے بعد ہی دعا پڑھی) وہ میری شفاعت کا حقدار ہوگا، فمسن سؤال لی الوسیلة حلت علیہ الشفاعة (صحیح مسلم ۱۶۶۸) (صحیح بخاری ۸۶۱) باب الدعاء عند النداء)

اس لئے حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن کے دوران اگر اذان ہونے لگے تو مستحب اور بہتر یہ ہے کہ ذکر و تلاوت کو موقوف کر کے اذان کا جواب دیا جائے کیونکہ اس کے اجر و ثواب کے حصول کا وقت یہی ہے جب کہ تلاوت قرآن اور ذکر و اذکار کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے، اس کو اس کے بعد بھی کیا جاسکتا ہے، ولا ینبغی ان یتکلم السامع فی حال الاذان والاقامة ولا یشغل بقراءة القرآن ولا بشئی من الاعمال سوی الاجابة ولو کان فی القراءة ینبغی ان یقطع ویشتغل بالاستماع والاجابة (بدائع الصنائع ۳۸۳۱ کتاب الصلوٰۃ فصل داما بیان ما یجب علی السامع عند الاذان)

### بوقت نیت ظہر کے بجائے عصر کا لفظ زبان سے نکل گیا:

ایک آدمی ظہر کی نماز پڑھنے کے ارادہ سے کھڑا ہوا لیکن نماز شروع کرنے سے قبل اس کی زبان سے ظہر کے بجائے عصر کا لفظ نکل گیا کہ عصر کی نماز پڑھ رہا ہوں، نیت باندھنے کے فوراً بعد نیت ہو تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے، کیا نیت توڑ کر پھر سے نیت باندھے، یا بغیر نیت توڑے نماز ہو جائے گی؟

الجواب وباللہ التوفیق

صورت مسئلہ میں جب شخص مذکور کی نیت ظہر پڑھنے کی تھی اور اسی ارادہ سے وہ کھڑا بھی ہوا جیسا کہ سوال سے واضح ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز شرعاً صحیح ہوئی گرچہ اس کی زبان سے ہوا ظہر کے بجائے عصر کا لفظ نکل گیا نیت توڑ کر پھر سے نیت باندھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں اور صحت نماز کے لئے نیت (ارادہ قلب) کا اعتبار ہے زبان سے تلفظ ضروری نہیں ہے۔ والمعتبر فیہا عمل القلب اللزائم للارادہ فلا عبرة للذکر باللسان ان خالف القلب لانه کلام لای نية (الدر المختار) (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزاء کما فی الزاہدی (رد المحتار باب شروط الصلوٰۃ بحث النية ۴۱۵)

### نماز شروع کرنے کے بعد نیت میں تبدیلی:

ظہر کی چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت سے نماز شروع کی، پھر خیال آیا کہ عشا کی فرض نماز میں باقی ہے اسی کی قضا پڑھوں، اس خیال کے بعد وہ اس سنت نماز کو فرض کی قضا نماز میں تبدیل کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق

نیت کا محل نماز شروع کرنے سے قبل کا وقت ہے، نماز شروع کرنے کے بعد نیت میں تبدیلی کا کوئی اعتبار نہیں لہذا صورت مسئلہ میں جب سنت مؤکدہ کی نیت سے نماز شروع کی گئی تو نماز سنت مؤکدہ ہی ہوگی، دوران نماز نیت شدہ نماز کا خیال آنے پر اس کو قضا نماز میں تبدیل کرنا درست نہیں اور اس سے قضا نماز ادا نہیں ہوگی۔ رجل الفصح المسکوبۃ فظن أنها تطوع فصلی علی نية التطوع حتی فرغ فالصلوة هی المسکوبۃ ولو کان الامر بالعکس فالجواب بالعکس والنية بدون التکبیر لیس بمخرج (الفتاویٰ الہندیہ: ۶۷۱-۶۵)

### عورتوں کا آدمی آستین والی قمیص یا بلاؤز میں نماز:

بہت ساری عورتیں آدھی آستین والی قمیص یا بلاؤز پہنتی ہیں جس میں پیٹ کا حصہ کھلا رہتا ہے، ایسے کپڑے میں نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق

چونکہ عورتوں کا نماز میں چہرہ دونوں تھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ پورے جسم کا چھپنا فرض ہے و بدن الحرۃ عورة الا وجهها وکفہا وقدامہا (الفتاویٰ الہندیہ: ۵۸۱)

لہذا صورت مسئلہ میں عورتوں کا بازو دونوں تک اور پیٹ کا حصہ چادر یا کسی اور کپڑے سے نماز میں ڈھکا ہوا رہے ایک رکن کی ادائیگی کے بقدر کسی وقت کھلے تو نماز ہو جائیگی، لیکن اگر ان قابل ستر اعضا کا چوتھائی حصہ بھی ایک رکن کی ادائیگی کے بقدر کھلا جائے تو شرعاً نماز باطل ہو جائیگی۔ وان انکشف عورتہ فی الصلوٰۃ ففسد بہا بلا مکث جازت صلاتہ اجماعاً وان ادی رکناً عم انکشاف فسد اجماعاً وان لم یؤدہ لکن مکث قدر ما یمکن الاداء تفسد عند ابی یوسف خلافاً لمحمد (الفتاویٰ الہندیہ: ۵۸۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

## امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجہار کھنڈ کا ترجمان

پھلوری شریف پٹنہ

ہفتہ وار

## نقد

پہ

جلد نمبر 59/69 شماره نمبر 35 مورخہ ۱۶ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

## قرآن کریم

قرآن کریم اللہ رب العزت کا کلام اور تمام انسانوں کے لیے دستور حیات ہے، اسے قیامت تک بغیر کسی تغیر اور تحریف کے باقی رکھنا ہے، اس لیے کہ اللہ رب العزت نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی، دوسری آسمانی کتابوں کی مدت محدود تھی، اس لیے اس کی حفاظت نہیں ہو سکی اور اتنی تہذیبیاں ہوئیں کہ اب اصلی اور جعلی میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے، جو ہر اعتبار سے محفوظ ہے، اس کے الفاظ، معانی، پڑھنے کے طریقے بلکہ رسم الخط تک محفوظ رکھے گئے، لفظ، اعراب، پاروں کی تقسیم، منزل، رکوع، بعد میں مقرر کیے گئے، لیکن یہ سب تو اس کے ساتھ ہم تک پہنچے، ہر دور میں اس پر تعامل رہا اور فقہاء کی اصطلاح میں تلقی بالقبول کے درجہ تک معاملہ پہنچ گیا، بعض امور پر علمی بحثیں ہوتی رہیں، جو کتابوں میں مذکور ہیں، لیکن ان میں کسی قسم کی تبدیلی کی تجویز خواہ وہ پاروں کے آغاز و اختتام ہی سے متعلق ہوئیں آئی اور قرآن کریم اسی طرح پڑھا جاتا رہا، قرآن کریم کے پاروں ہی کی تقلید میں بخاری شریف میں بھی پاروں کا رواج ملا، جواصح اکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

اس لیے ان دنوں اس مسئلہ کا امت مسلمہ کو افتراق و انتشار کے سنے محاذ پر لے جانا ہے، علمی بحثوں کا سہارا لے کر کبھی ہمیں اس قسم کی باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے، جس سے قرآن کریم کی موجودہ حیثیت اور اجزاء کے بارے میں لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا نہ ہوں۔

## گاگر لیں اپنا محاسبہ کرے

اس میں کوئی شک نہیں کہ گاگر لیں اس ملک کی سب سے بڑی پرانی سیاسی پارٹی ہے، اس نے اپنے وجود کے ایک سو چوبیس پینتیس سال پورے کر لئے، ان سو سو برسوں میں اس نے بہت سے تقییب و فرائز دیکھے، لیکن بحیثیت سیاسی پارٹی کے اس کے وجود کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا، ماضی میں اسے تین چار بار تقییب کے عمل سے بھی گزنا پڑا، آزادی کے قبل بھی اور آزادی کے بعد بھی، لیکن ان میں سے بیشتر پھر اس کے سایہ کے نیچے آگئے، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج اسے ایک بار پھر شناخت کا مسئلہ درپیش ہے اور اسی مسئلہ کی وجہ سے اس کا استحکام متزلزل ہو رہا ہے، اور اس صورت حال کے لئے وہ لوگ ذمہ دار ہیں جو گاگر لیں کے طے شدہ نظریات، مکمل یقین اور اعتماد نہیں رکھتے، اپنے بے شکے بیانات سے پارٹی کی سادھ کو کمزور کرتے رہے ہیں، ششی تھرور اس معاملہ میں دو چار قدم آگے ہی نہیں یعنی گاگر لیں کے اندر باہمی تال میل کے فقدان سے پارٹی کو نقصان پہنچ رہا ہے، اور شاید یہی وجہ ہے کہ مرکز سمیت متعدد پارٹیوں میں وہ اقتدر سے محروم ہوئی، وہ مضبوط قلع بھی منہدم ہو گئے، جہاں عرصہ تک ان کی حکومت تھی، اس کی بنیاد وچ پارٹی کا اندرونی خلفشار اور انتشار ہے جو کبھی بھی اسے اور عملی بھی، اس کے لئے سب سے پہلے پارٹی اپنے قول و عمل کا محاسبہ کرے۔ اپنی بنی ہوئی عوامی حمایت اور کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرے، مسلمانوں کو اعتماد میں لے کر اپنا سیکولر چہرہ سامنے لائے، دیکھا جا رہا ہے کہ ۲۰۱۹ء کے عام انتخابات کے بعد وہ شکست خوردگی کی چادر اوڑھ کر سوتی جا رہی ہے، الیکشن میں ہار جیت ہوتی رہتی ہے، راہل گاندھی کا نگریں کی صدارت سے راہ فرار اختیار کر لینا گویا میدان چھوڑ کر بھاگنا اور پارٹی کو بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑنا ہے، شکست سے زیادہ شکست خوردگی کا احساس جان لیوا ہوتا ہے، اور ملک جن نظریاتی جنگ سے گزر رہا ہے، ان حالات میں اگر اس نے اپنی موثر قیادت اور اپوزیشن کا رول نہیں نبھایا تو آنے والے دنوں میں ملک کے جمہوری ڈھانچوں کے تانے بانے ٹھرنے شروع ہو جائیں گے پھر پارٹی کا وجود بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔

## ووٹرسٹ

الیکشن کمیشن نے ووٹرسٹ کے فنانس کو دور کرنے کے لئے یکم ستمبر سے ۱۵ اکتوبر تک کی تاریخ مقرر کر دی ہے، جس کے تحت پورے ملک میں دس لاکھ ووٹنگ مرکز قائم کئے گئے ہیں کہ ووٹرز کا ڈالے اصحاب اپنے نام و پتہ کی جانچ کرائیں، اپنے نمبر کے ارکان کے ناموں کی تصدیق کرائیں، تصدیق کے دوران شناخت قائم کرنے کے لئے کوئی ایک دستاویز بھی جیسے ادھار کارڈ، راشن کارڈ، وغیرہ دکھائیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ حالات میں ناموں کا درست کر لینا مسلمانوں کے لئے نہایت ہی ضروری ہے، اگر ہم نے اس موقع پر غفلت اور کوتاہی سے کام لیا تو ممکن ہے مستقبل میں خامیوں کی گڑبڑی سے دوٹ ہی دینے سے محروم کر دیا جائے، جیسا کہ ماضی میں ووٹرسٹ میں بے ضابطگی کی وجہ سے بہت سے لوگ دوٹ نہیں ڈال سکے کچھ ایسے بھی دوٹ تھے جن کے نام میں غلطی تھی یا جن کے والد کا نام غلط تھا اس لئے وہ

بھی وہ دوٹ نہیں دے سکے، اس سلسلہ میں محکمہ الیکشن کمیشن الیکٹرانک کی بھی بے حد لا پرواہی رہی ہے۔ اس لئے قومی و ملی مصالحوں کے پیش نظر اور اپنے حقوق کی حفاظت کی خاطر اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ائمہ مساجد اور علماء مدارس بھی لوگوں کے اندر اس جذبہ کو ابھاریں۔

## سیاسی انتقام

گاگر لیں پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر داخلہ و خزانہ بی جے پی کے چیمبرم کو سنی لائڈنگ و آئی این آئی ایکس میڈیا سربا ماریہ کے معاملہ میں سی بی آئی نے ڈرامائی انداز میں گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا، عدالت نے انہیں سی بی آئی کی تحویل میں بھیج دیا اس کے بعد تہاڑ جیل جہاں وہ پوچھ تاچھ کے مختلف مرحلوں سے گزر رہے ہیں، ان پر 305 کروڑ روپے کی ہیرا پھیری اور ایریبل کمپنی کو فائدہ پہنچانے کے لئے خطیر رقم دینے کے الزامات عائد ہیں، بی جے پی کے چیمبرم جی نے کمپنی کو ۲۰۰۶ء میں پانچ فیصد شیئر اپنے بیٹے کارتی چیمبرم کی حصد داری کے عوض رقم فراہم کی، جس کے پینڈے ثبوت نہ تو سی بی آئی کے پاس ہے اور نہ ہی ای ڈی کے پاس، بس ایک مجرم خاتون جو قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہی ہیں، ان کی شہادت پر پے تمام کارروائیاں ہوئیں، یہ سچ ہے کہ قانون سے کوئی شخص بالاتر نہیں ہو سکتا، اگر تحقیقات اور عدالتی کارروائی کے بعد ان پر الزام ثابت ہو جاتا ہے تو انہیں ضرور سزا ملنی چاہئے، اس میں کسی طرح کی رورعایت کی ہرگز گنجائش نہیں ہونی چاہئے، مگر مجھے اس کے پیچھے سیاسی انتقام کے جذبے کی کارفرمائی سمجھ میں آتی ہے، ۲۰۰۵ء میں گجرات میں سہراب الدین پولیس کے فرضی انکاؤنٹر میں مارے گئے اس وقت امت شاہ گجرات کے وزیر داخلہ تھے اور پولیس انتظامیہ نے ان کے ہی اشارے پر انہیں ماریہ یا جب اس سلسلہ کا مقدمہ دائر ہوا اور معاملہ سپریم کورٹ تک جا پہنچا تو اس نے اس کی تحقیقات کے لئے ۲۰۱۰ء میں سی بی آئی کے پاس بھیج دیا اور چند ماہ بعد سی بی آئی نے امت شاہ کو گرفتار کر لیا جہاں وہ تین ماہ تک جیل میں بند رہے، پھر انہیں گجرات سے باہر منتقل کیا گیا، حالات بدل گئے، زمانے نے کروٹ لی جب ۲۰۱۴ء میں بی جے پی کے سربراہ اقتدار ہوئی تو اس تبدیلی کے ساتھ ہی امت شاہ تمام الزامات سے بری ہو گئے، اب بی جے پی کو موقع ملا تو اس نے جولائی ۲۰۱۸ء میں بی جے پی کے چیمبرم کے خلاف محاذ کھولا اور یہاں سے ایک نیا سیاسی کھیل شروع ہو گیا وہ چند ماہ تک عارضی طور پر ضمانت پر رہے مگر قانون کے لالچے ہاتھ نے انہیں دبوچ لیا، اور سی بی آئی کی گرفت میں آگئے، سیاسی داؤ پھینچ کر قدر خطرناک ہوتے ہیں، وہ مذکورہ واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے، لیکن ہاں یہ بات بار بار ذہن میں گردش کرتی ہے کہ بی جے پی کے چیمبرم پر مبنی لائڈنگ کے جرائمات عائد ہیں ان سے کہیں زیادہ رقم کا خرد برد تیر و مودی، وچے والیہ، مینبول چوکی کر چکے ہیں، مگر تقییبی ایجنسیوں نے ان میں کوئی کم لگنے سے فرار ہونے کا اچھا خاصا موقعہ فراہم کیا اور چیمبرم جی کی گرفتاری میں ایسی چوکی دکھائی کہ ملک کا سیاسی پارہ ہی گرم ہو گیا۔ اور یہی تاثر قائم ہوتا رہا کہ گویا یہی ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، اگر یہ مسئلہ حل ہو گیا تو ملک کے سارے معاشی اور اقتصادی اربے روزگار کے مسائل حل ہو جائیں گے، حالانکہ ماضی میں بھی سیاسی لیڈروں کی گرفتاریاں ہوتی ہیں مگر اس پر اس قدر میڈیا نے داویا نہیں کیا، یا، اور بات ہے کہ کرپشن اور بدعنوانی ملک کے لئے ناسور بنتا جا رہا ہے اور اس کو روکنے کی ہر ممکن تدبیر اختیار کرنی چاہئے، مگر اس کے لئے جس حکمت عملی کی ضرورت ہے یہاں اس کا فقدان سمجھ میں آ رہا ہے، اور شاید یہی جے پی ملک کے دوسرے مسائل و معاملات سے عوامی رجحان کو بدلنے کے لئے وقفہ وقفہ سے نیلے تلاش کرتی رہتی ہے، جس کو نہ ملک کے لئے فال نیک سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے عوامی فلاح و ترقی ہو سکتی ہے، اس بات کو ملک کے باشندے خوب سمجھتے ہیں۔

## ٹریفک ضابطے

شہری زندگی کے تحفظ کے لئے ہندوستان کے آئین میں کچھ رہنما اصول بنائے گئے ہیں جن کی پاسداری کرنے سے مشکلات راہ آسان ہوں گی، اور ان کی خلاف ورزی کرنے سے منزل تک پہنچنا دشوار ہوگا، مثلاً ہندوستان میں موٹر گاڑیوں کے دائیں بائیں چلنے کے قواعد مقرر کئے گئے جو اس اصول کے مطابق گاڑی چلانے کا وہ منزل کی طرف کامیابی کے ساتھ کا مزن ہوگا اور جو قانون شکنی کرے گا وہ مجرم ہونے کے ساتھ ساتھ بے ضابطگی کے ساتھ چلنے کی صورت میں جان کے تلف ہونے کا خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے، ایک سروے رپورٹ کے مطابق ملک میں ہر سال پانچ لاکھ سڑک حادثے ہوتے ہیں جن میں ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو اپنی جان گنوائی پڑتی ہے، اس لئے ٹریفک کے نئے قوانین کے تحت مانی جرمات کی رقم میں اضافہ کیا گیا تاکہ لوگوں کے اندر قانون اور روپے کی ادائیگی کا خوف طاری رہے اس ترمیم شدہ ایکٹ کے تحت موٹر سائیکل پر تین آدمی کا سوار ہونا، فضائی آلودگی میں اضافہ کرنا، ڈرائیونگ کے وقت موبائل فون سے بات کرنا، بغیر رجسٹریشن و لائسنس اور نیل میٹ کے موٹر سائیکل چلانا وغیرہ قانوناً جرم ہے، اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو مالی جرمات کے علاوہ بسا اوقات خالی کوجیل بھی جانا پڑ سکتا ہے، اس لئے جب سے یہ قانون نافذ ہوا ہے اس وقت سے پورے ملک میں بے ضابطہ گاڑی چلانے والوں میں سراسیمگی پیدا ہو گئی ہے اور ہر جگہ پولیس والے دھڑلے سے چالان کا نئے نظر آ رہے ہیں، مگر اس معاملہ کے دوسرے پہلو پر بھی غور کیا جانا چاہئے، اس قانون نے بدعنوانی اور رشوت کے دورازوں کو بھی کھول دیا ہے یعنی خالی ڈرائیور پولیس والوں کو کچھ دے لے کر بری ہو جاتا ہے پھر مانی شروع ہو جاتی ہے، اس سے بچنے کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے حکومت عوام کے اندر بیداری لانے اور مسئلہ کی حساسیت و نزاکت سے عام لوگوں کو واقف کرانے، صرف چک پوسٹ لگا کر چالان کاٹ دینا مسئلہ حل نہیں ہے، دوسرے ممالک میں ٹریفک نظام اس لئے چست و درست ہے کہ وہاں خود کو لوگ ذمہ دار سمجھتے ہیں، اس لئے وہاں سڑکوں کے حادثات یہاں سے نسبتاً کم رونما ہوتے ہیں، جب تک لوگوں کو بیدار نہیں کیا جائے گا، صرف قانون پر عمل درآمد کرنا دشوار ہوگا۔

## حضرت مولانا محمد یوسف متالا

کھج: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

نامور عالم دین، عظیم مصلح و مربی، حضرت مولانا محمد زکریا کے خلیفہ اجل، دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ بری پور کے جامعہ الامام محمد زکریا الدیناٹ بریڈ فورڈ، مدینہ العلوم گڈنشر مرکز العلوم بلیک برن، مدرسہ الامام محمد زکریا پولٹن کے بانی، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا کانپڈا کے شہر ٹورنٹو میں ۱۰ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ کو وہاں کے مطابق ۸ ستمبر ۲۰۱۹ء مغرب و عشاء کے درمیان آٹھ بجکر تیس منٹ پر انتقال ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون وہ طویل عرصہ سے بیمار چل رہے تھے۔

مولانا محمد یوسف بن سلیمان قاسم متالا گجرات کے شہر سورت میں پیدا ہوئے، تاریخ ولادت ۲۵ نومبر ۱۹۳۶ء بتائی جاتی ہے، ناظرہ قرآن کریم اور درجہ اطفال کی تعلیم مدرسہ ترغیب القرآن میں پائی، ۱۹۶۱ء میں مدرسہ حسیندراندہ منتقل ہو گئے اور پانچ سال درس نظامی کی کتابیں یہاں پڑھیں، ۱۹۶۶ء میں مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور میں داخل ہوئے، یہاں آپ نے درس نظامی کی تکمیل کی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا، حضرت مولانا محمد یونس جون پوری اور حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور احادیث کی پیش تر کتابیں ان حضرات سے پڑھیں دوران طالب علمی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سے بیعت کی سعادت حاصل ہوئی اور اس میں اس قدر ریاضت کی کہ جلد ہی حضرت نے انہیں خلافت عطا فرمادی۔

اپنے پیر و مرشد کے حکم اور ہدایت کے مطابق برطانیہ کو میدان عمل بنایا اور ۱۹۷۳ء میں دارالعلوم الاسلامیہ بری کی بنیاد رکھی، اس پورے علاقہ میں جو لگا کر شاعر سے متعارف ہے، اپنی دینی، دعوتی جدوجہد سے لوگوں کو اسلام سے قریب کیا، اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی ادارے قائم کیے آج یو کے میں انگلش زبان میں دعوت و تبلیغ کے افراد اور مسجد کے ائمہ کی بڑی تعداد موجود ہے جس نے مولانا مرحوم کے مدرسہ سے کسب فیض کیا اور وہ دین کی بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ان کے نامور شاگردوں میں مولانا مفتی محدث شہیر احمد، شیخ عبد الرحیم لمباڈا، مفتی عبدالصمد، مولانا ریاض الحق اور مفتی محمد بن آدم الکوثری کا نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ مولانا مرحوم علم تقویٰ، صلاحیت و صلاحیت میں برطانیہ کے ممتاز ترین علماء میں تھے، ان کی شخصیت میں بلا کی کشش تھی جو ان سے جتنا قریب تھا وہ ان کا اسی قدر مداح اور معترف تھا، وہ چھوٹوں پر شفقت فرماتے، ان کی تربیت کرتے، لیکن سلوک ایسا کرتے کہ کوئی ان کی مجلس میں بیٹھ کر اپنے کوچھوٹا نہیں سمجھتا تھا، وہ اخلاص و محبت کے پیکر تھے، اور اس اخلاص کی وجہ سے وہ عند الناس کافی مقبول تھے، اور اپنی جدوجہد، علمی گہرائی اور گہرائی کی وجہ سے برطانیہ میں مرجع کی حیثیت رکھتے تھے، ایسی شخصیتیں برسوں تک لوگوں کے ذہن و دماغ میں، ادارے کی تاریخ میں اور شاگردوں کے قلوب میں زندہ رہا کرتی ہیں، حلال کمان کا جد خدا کی مٹی میں مل چکا ہوتا ہے۔

مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے تعظیف و تالیف کا بھی پاکیزہ ذوق دیا تھا، ان کی تالیف اطمانہ الرسول، اسناد اصحیح، احوال الصالحین و الکبار عند الموت اور تاریخ مشائخ احمد ابا اہل علم میں متعارف اور مقبول ہیں۔

گذشتہ چند سالوں میں میرا سفر برطانیہ کا ہوتا رہا ہے، بلیک برن اور پولٹن کے علاقہ میں جب بھی جانا ہوا، تو مختصر سی ملاقات ان سے کرتا اور دعاؤں کی درخواست کرتا، وہ اکابر امارت شریعہ کی خدمات سے نہ صرف واقف تھے، بلکہ اس کے قدرواں اور مداح تھے، امیر شریعت رابع حضرت مولانا مننت اللہ رحمانی کی تحفہ و دین اور مسلم پرسنل لاکے حوالہ سے جو خدمات ہیں، اس کا وہ تذکرہ بھی کیا کرتے تھے، اور امارت شریعہ کی فکری اور عملی جدوجہد کو سراہا کرتے تھے، میں ان کی مجلس سے قلت و وقت اور کثرت مشغولیات کی وجہ سے بہت استفادہ تو نہیں کر سکا لیکن جو کچھ ممکن ہوا، اس کا اثر میرے قلب و دماغ پر دیر پار رہا۔ وہ خود بھی بہت مشغول انسان تھے، لیکن وارد دین و صادر دین کے لیے وقت نکال لیا کرتے تھے، ان دنوں ان کی علمی، دعوتی، تبلیغی اور اصلاحی خدمات کو مولانا سلیم دھورام دامت برکاتہم تسلسل عطا کرتے ہیں اور ان کا دعوہ سنہرے بھی گزشتہ ایک دہائی میں نوجوانوں کی اصلاح اور علماء کی تربیت کا بڑا مرکز بن گیا ہے۔

مولانا مرحوم نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ برطانیہ میں گزارا، لیکن وہ بھی کبھی اپنے وطن آتے رہتے تھے، جب تک صحت نے ساتھ دیا اس کا التزام رہا، بعد کے دنوں میں یہ سلسلہ باقی نہیں رہا، جب ہندوستان آتے تو اپنے مادر علمی مظاہر علوم اور اپنے وطن کے بڑے مدارس میں جانے کی کوشش کرتے، وہ جو کہا جاتا ہے کہ چھلدا ریشی ہمیشہ چمکی رہتی ہے، وہی کیفیت مولانا کی تھی، کہ برغور اور اپنے وطن پر فخر کا کوئی شائبہ ان کے اندر نہیں پایا جاتا تھا، اسی لئے اللہ رب العزت نے انہیں بلند مقام عطا کیا، صادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ کے لیے جگہ لیک اللہ اس کے درجات بلند کرتا ہے (من تواضع لله رفعه الله)

اب مولانا ہمارے درمیان نہیں ہیں، انہوں نے جو خدمات کے نقوش چھوڑے ہیں، جو ادارے قائم کیے، جو سماج تعمیر کرنا ہیں اور سب سے بڑھ کر شاگردوں کی جو بڑی تعداد چھوڑی، جنہوں نے اپنے کو دینی خدمات کے لیے وقف کر رکھا ہے، یہ سب ان کے لیے صدقہ جا رہے ہیں، جن کا ثواب ان کے نام اعمال میں ہمیشہ درج ہوتا رہے گا اور اخروی زندگی میں ترقی درجات کا سبب بنے گا، ایسے بافیض شخصیت کے انتقال سے ہندوستان کے اکابر کو سخت صدمہ پہنچا ہے، جس کا اظہار تعزیتی خطوط، پیغامات اور بیانات کے ذریعہ ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل دے آئین بابر اب العالمین و صلی اللہ علیہ وسلم اللہ العزیز

## اگر اب بھی نہ جاگے تو۔۔

کھج: مولانا سید بلال عبد الحئی حسنی ندوی

قرآن مجید میں رب کائنات کا ارشاد ہے: "ولسندیقہم من العذاب الاذنی دون العذاب الاکبر لعلہم یسرعون" (السجدة: ۲۱) "اور ہم ضرور ان کو بڑے عذاب سے پہلے قریبی عذاب کا مزہ چکھائیں گے شاید وہ بچیں"

یہ آیت موجودہ حالات میں مسلمانوں کے لیے تازہ یاد دہانی ہے اور راہ نجات بھی، عالم اسلام کی بات یہی ہے، اس ملک میں مسلمانوں کے حالات کیا تھے اور کیا ہیں؟ آزادی کے بعد سے کیا ہوا اور ادھر چند سالوں سے کیا ہو رہا ہے؟ جمہوری تشدد (Mob Lynching)، مدرسوں پر حملے اور پورے ملک کی ناموافق فضا، اس سے مسلمانوں نے کیا سبق لیا؟ یا پوری مسئلہ کا حل سے یا خواب غفلت؟ واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا عمومی مزاج اس وقت دین سے دوری کا ایسا بن چکا ہے کہ سوچنے کا انداز بدل گیا ہے، نہ وہ قرآن مجید کی آیتوں سے سبق لینے کو تیار ہیں، اور نہ سیرت کے واقعات سے، غور و فکر کرنے والوں کا حال بھی یہ ہو چکا ہے کہ اگر وہ سامان حفاظت تلاش بھی کرتے ہیں تو وہ سامان غفلت ثابت ہوتا ہے۔

زندہ قومیں تاریخ سے سبق لیتی ہیں، جس کے پاس روشن تاریخ ہو، حقائق و واقعات کا ایک سلسلہ ہو، جس قوم کے اسلاف نے دنیا کو یزید بر کیا ہو، وہ جہالت کی تاریکیوں میں ہاتھ پاؤں مارے، وہ ذلت و پستی کے خار میں گرتی چلی جائے، تانہا تک تاریخ کی کڑیوں اس کے لیے سچے روشنی کا سامان نہ کر سکیں اور وہ یا پوری کے بادلوں میں گھرتی چلی جائے، اس کا سبب ایک ہے اور صرف ایک، اس قوم نے سلف سے رابطہ توڑ لیا، صحابہ کی زندگی کو اس نے از کر دیا سمجھ لی، وہ بھول گئی کہ اس کی ترقی کا راز کیا تھا؟

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فاران کی چوٹیوں سے جب حق کی آواز لگائی تو کس نے آپ کا ساتھ دیا، وہ صحابہ جو ہر طرح تمدن سے خالی تھے، پورے ملک میں قلم تلاش کیا جاتا تو شاید یہی چند قلم دستیاب ہوتے، ان کے پاس کوئی حکومت یا طاقت تھی، یا انہوں نے کوئی سائنسی ترقیاں کر لی تھیں، ان کو جس طاقت نے زمین نے آسمان پر پہنچایا، اونٹوں کے چرانے والوں کو عالم کا گلہ بان بنایا، اور ساری دنیا کا ان کو معلم قرار دیا گیا، وہ صرف ایمان و اخلاق کی تھی، اسی ایمان و اخلاق کی طاقت نے تاج خسروی ان کے قدموں میں ڈالا، یہی ایمانی طاقت تھی جس نے رجبی بن عامر کو رستم کے دربار میں ایسا جری کر دیا کہ انہوں نے بھرے دربار میں دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا، یہ وہی اخلاق کی طاقت تھی جس نے سخت سے سخت دلوں کو موم کر دیا، آج سب کچھ ہے لیکن یہی نہیں، یہ وہ بنیاد تھی جس پر سائنس کی فلک یوں عمارتیں تعمیر ہوئی تھیں، اسی بنیاد پر مسلمانوں نے آٹھ سو سال تک پورے کونفر کے ساتھ دنیا پر حکومت کی تھی اور دنیا کو علم و حکمت اور امن و امان سے بھر دیا تھا۔

اس بنیاد کو پھر سے استوار کرنے کی ضرورت ہے، اس ملک میں بھی اسی ایمان و اخلاق کو دہرانے کی ضرورت ہے، جو خواجہ بوچکان فاتح ہندوستان حضرت خواجہ ابوجہری کی وراثت ہے، تاریخ میں واقعہ لکھا ہے کہ حضرت خواجہ صاحب ہندوستان تشریف لارے تھے اور شہاب الدین غوری واپس جا رہا تھا، راستے میں ملاقات ہوئی تو سلطان نے کہا: حضرت! کہاں تشریف لے جا رہے ہیں، زمین بڑی سنگلاخ ہے، حضرت نے فرمایا: تم جسموں کو فتح کرنے گئے تھے، میں دلوں کو فتح کرنے جا رہا ہوں، پھر دینانے دیکھا۔ ع

جودلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

اس بنیاد کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، موجودہ حالات میں اگر کوئی راستہ ہے تو صرف یہی ایک راستہ! ان بنی حالات کے پیش نظر کسی عارف نے یہ بات کہی تھی "میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں، اس ملک کو آئین بنانے کا پورا نقش تیار ہے" اگر ہمارے علماء کھڑے نہ ہوتے اور انہوں نے اسلام کی حقیقت لوگوں کے سامنے نہ کھولی، برادران وطن کی غلط فہمیوں کو دور نہ کیا تو انتہائی خطرہ کی بات ہے، آج وہ خطرہ سروں پر منڈلا رہا ہے، مردحق آگاہ نے یہ بات اس وقت کہی تھی جب سمجھنے والے انگلیوں پر گئے جاسکتے تھے، آج یہ ایک حقیقت بن چکی ہے، مگر افسوس یہ ہے کہ قدم نہیں اٹھتے، ضرورت اس بات کی تھی کہ اپنی ساری مصروفیات اور شدید مصروفیات کو کچھ وقت کے لیے بالائے طاقت رکھ کر لوگ دوڑ پڑتے، جاتے اور جگاتے، اب وقت غفلت کا نہیں رہا، غیر ضروری چیزوں میں پڑنے کا نہیں رہا، خدا نخواستہ اب بھی نہ جاگے تو آگے خدا ہی حافظ ہے، نہ مدرسوں کی خیر ہے نہ مسجدوں کی، نہ دکانیں سلامت رہیں گی نہ یہ بازار، یہ ملک جس کو جنت نشاں سمجھا جاتا تھا، یہ جہنم کدہ بن سکتا ہے، پھر کسی کی خیر نہیں، نہ اپنیوں کی نہ غیروں کی، پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے، پورے ملک میں آگ لگائی جا رہی ہے، اس کو صرف ایمان و اخلاق سے بجھایا جاسکتا ہے۔

عالم یہ جل رہا ہے برس کر بھائیے!

انسان، انسان ہے، اس کے اندر دھڑکتا ہوا دل ہے، وہ کچھ سمجھے نہ سمجھے، انسانیت کی بات آج بھی سمجھتا ہے، یقیناً ایسے دل بھی ہیں جو پھر کی سل ہو چکے، لیکن اکثریت وہ ہے جس کے سینوں میں آج بھی انسانوں کے دل دھڑک رہے ہیں، ان کو دستک دینے کی ضرورت ہے، اس کے لیے ہم سب کو میدان عمل میں آنا ہوگا، اپنی اقدامت ثابت کرنی پڑے گی، ایک نمونہ پیش کرنا ہوگا، اسلام کی پیشانی پر ہم نے بد اخلاقیوں سے جو داغ دھے ڈالے ہیں، ان کو صاف کرنا ہوگا، یہی اس وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اسی سے غبار آلود مطلع صاف ہو سکتا ہے۔ فہل من معیاب!

# نماز کا ریاضتی پہلو

عائشہ محمد عابد ندوی — جدہ سعودی عرب

تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ" (سورۃ البقرہ ۴۵) "صبر اور نماز سے مدد لو۔" بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں صبر اور صلوة کے درمیان جو "واو" آیا ہے وہ "بیانیہ" ہے، یعنی وضاحت کے لیے آیا ہے، اس صورت میں آیت کا ترجمہ ہوگا "صبر یعنی نماز سے مدد لو" یعنی نماز جو اطمینان سے پڑھی جائے وہ آدمی کے اندر مصیبت، غم اور مشکل کے اوقات میں بھی صبر، ہمت اور حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ یہاں موضوع سے متعلق ایک بات اور کہہ دیں کہ سیرت کی کتابوں میں ہمیں ملتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی یا فکر لاحق ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

(۲) قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "سَأَنُ الصَّلَاةَ تَهَيِّئُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" (سورۃ العنکبوت ۴۵) "نماز قس اور ناگوار امور (باتوں اور کاموں) سے روکتی ہے۔" ہم نماز میں کعبہ کی طرف رخ کر کے اور رکوع اور جود کے ذریعے سے مثبت توانائی (Positive Energy) اخذ کرتے ہیں، جب آدمی کے اندر مثبت توانائی بڑھ جاتی ہے تو وہ خود بخود منفی چیزوں سے، منفی کاموں سے، منفی خیالات سے اور دیگر منفی امور سے دور ہو جاتا ہے۔ صحیح اور اطمینان سے خشوع و خضوع کے ساتھ ارکان کی رعایت کرتے ہوئے نماز ادا کی جائے تو اس میں آج بھی اتنی تاثیر اللہ نے رکھی ہے کہ وہ ہمیں اللہ کی توفیق سے ہر قسم کے گناہوں سے غلط خیالات سے غلط امور، غلط باتوں، غلط کاموں، برے اخلاق اور برے رویوں سے بچالے۔ لیکن آج ہماری صورت حال یہ ہے کہ ہم نماز بھی پڑھ رہے ہیں، جھوٹ بھی بول رہے ہیں، غیبت بھی کر رہے ہیں، حسد بھی کر رہے ہیں، لڑائی بھی کر رہے ہیں، چیخ پکار، بحث و تکرار بھی کر رہے ہیں، حق تلفی بھی کر رہے ہیں تو اس کا صاف مطلب ہے کہ نماز کی تاثیر تو آج بھی باقی ہے، ہم ہی نماز صحیح نہیں ادا کر رہے ہیں، بس فرض سمجھتے ہوئے وقت آنے پر پانچ منٹ کے اندر دو جا بجا کر کے ہیں، پھر فرار ہو جاتے ہیں، ایسی نماز جو بے توجہی سے ادا کی جائے وہ تو قبول کی جاتی ہے اور نہ ہی آدمی کو مثبت توانائی دیتی ہے۔ اسی لیے آج ہم نماز پڑھنے کے باوجود کوئی مثبت تبدیلی دیکھنے نہیں ملتی ہے، بلکہ ہم آج اخلاقی پستی کا بھی شکار ہیں اور خرابی صحت کا بھی۔ سورہ عنکبوت کی یہی آیت ہے جس نے سب سے پہلے مجھے کائناتی توانائی کے دروس کے دوران اس کے فوائد کو نماز سے ہم آہنگ کر کے دیکھنے پر ماہل کیا، یوں یہ پوری جستجو اللہ کے کرم اور اس کی توفیق سے ایک مضمون کی شکل میں ڈھل گئی۔ اب ہم یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال جائیں گے: سیرت کی کتابوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے احوال بہت وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، میں ان میں سے صرف دو نمونے نقل کر رہی ہوں۔

(۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز (تہجد) پڑھی، آپ نے سورۃ البقرہ شروع کی، مجھے خیال آیا کہ شاید آپ سوایا پرت رکوع کریں گے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوایا پرت سے آگے گزر گئے، تو مجھے خیال ہوا کہ شاید اس رکعت میں پوری سورۃ پڑھ لیں، جب سورہ ختم ہوئی تو مجھے خیال ہوا کہ شاید اب رکوع کریں، پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی، اسے پورا مکمل کیا پھر آپ نے سورہ نساء شروع کی اسے بھی بہت اطمینان سے پڑھتے رہے، جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ تسبیح بیان کرتے، جب کہیں سوال کا ذکر ہوتا تو آپ اللہ سے مانگتے، اور جہاں پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع کیا، اس میں سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے، آپ کا رکوع بھی تقریباً آپ کے قیام کے برابر ہی طویل تھا، پھر آپ نے سماع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہو گئے، آپ کا یہ تو مدھی لگ جھک آپ کے رکوع کے برابر ہی طویل تھا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے آپ کا سجدہ بھی تو مدھی لگ جھک طویل تھا۔"

(۲) عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ وہ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کر دی، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ عبدالرحمن بن عوف گولگان گزرا کہ کہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز نہ کر گئی ہو۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادی نمازوں کا حال تھا، جماعت کی نماز آپ طویل نہیں کرتے تھے، لیکن وہ بالکل مختصر بھی نہیں ہوا کرتی تھی، سعودی عرب کے ایک عالم دین نے مختلف روایات و اقعات کو جمع کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت اتنی مختصر نہیں ہوا کرتی تھی، جتنی آج کل ہمارے درمیان رائج ہو گئی ہیں۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بعض سو رتوں کا پڑھنا صراحتاً ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارا مزاج ہی ایسا ہو گیا ہے کہ ہم نماز کو چھوڑ کر ہر کام کو غیر محدود وقت دیتے ہیں، نیند کے وقت کی کوئی تحدید نہیں، کھانے کے اوقات کو محدود نہیں کرتے، اس وقت تک کھاتے ہیں جب تک پیٹ بھر جائے، دوستوں سے گپ شپ لگانے میں بھی وقت کا کچھ خیال نہیں رہتا کہ کتنا گزر گیا، پکوان یا خریداری کے وقت بھی وقت کا لحاظ نہیں رہتا، ہاں اگر وقت دیکھتے ہیں تو قرآن پڑھتے ہوئے یا مسجد چلے جائیں تو.....

نماز کے فوائد و فوہ سے ہی شروع ہو جاتے ہیں، وضو کرتے ہوئے ہم ہاتھ، بیرو، چہرہ، کان، سر اور گردن کے ایک پورے پائنتس کو بیدار کر دیتے ہیں، جن کی وجہ سے جسم میں خون کا دوران صحیح رہتا ہے، وضو میں ہاتھ بڑا کچھی طرح دھونے کا حکم دیا گیا ہے، آج اس کی حکمت یوں سمجھ آتی ہے کہ وضو کے اعضاء کو گرگرنے سے جسم کی رگوں میں توانائی بحال ہو جاتی ہے، تاہم یہ ایک الگ موضوع ہے، پانی کا کائناتی توانائی سے ایک خاص ریلو دیکھا گیا ہے، بحیثیت ایک پورے پائنتس تھیرانی طالب علم کے میں ان شاء اللہ وضو کے فوائد پر بھی ضرور لکھوں گی جو اس مضمون کا مکملہ ہوگا۔ (بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

نماز اسلام میں سب سے اہم عبادت ہے، اور اس کا تعبدی پہلو اتنا مضبوط ہے کہ ایک مسلمان کے لیے اس کی اہمیت کو تسلیم کرنے کے لیے کافی ہے، لیکن نماز کے ریاضتی اور طبی فوائد بھی بیشتر ہیں، یہاں تک کہ تحقیق کاروں نے اسے دنیا میں رائج ورزش کے مختلف طریقوں مثلاً یوگا وغیرہ سے بدرجہا بہتر نتیجہ خیز قرار دیا ہے۔ اس مضمون میں نماز کے وہ فائدے بیان کیے جا رہے ہیں، جو مختلف طبی یا سائنسی تحقیقات کے بعد سامنے آئے ہیں۔

☆ نماز کے دوران یکسوئی سے کھڑا ہونا، بیرو، پنڈلیوں، بچوں اور کمر کے درد سے آرام دیتا ہے۔  
☆ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنے سے کلائیوں، کندھوں اور کمر کی ہڈیوں میں چلک پیدا ہوتی ہے، اور درد یا کوئی شکایت ہو تو اس میں افادہ ہو جاتا ہے۔

☆ پیشانی کو زمین پر جھکا دینے سے خون کا دوران سر اور چہرے کی طرف تیز ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے چہرے کی تمام بیماریوں (کیل مہاسے، جھمپائیاں، پھسلی، جھٹی، بخورتوں کے چہرے کے غیر ضروری بال وغیرہ) سمیت فاج کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

☆ یونیورسٹی آف ملائیشیا میں سجدہ کی حالت میں ہونے سے ملنے والے فوائد پر بار بار تحقیق کی گئی اور ہر بار یہی نتیجہ نکلا کہ سجدہ کی حالت میں انسان کے اندر توانائی کی ایسی لہریں یا ایسی کیفیات پیدا ہوتی ہیں، جو سکون، اطمینان اور خوشی کے جذبات پیدا کرتی ہیں، اور روزمرہ کی زندگی میں آنے والی مشکلات اور مصائب سے مقابلہ کرنے کی ہمت دیتی ہیں، ساتھ ہی انسان کی دماغی صلاحیتوں کو نکھارنے میں مدد کرتی ہیں، بلکہ ماہرین کی رائے یہ بھی ہے کہ دماغی اور نفسیاتی مریضوں کے علاج پر مہنگی ادویات اور کثیر رقم خرچ کرنے کے بجائے انہیں طویل تر سجدے کرائے جائیں۔

☆ قعدہ کی حالت، مراقبہ کی مخصوص حالت ہے، جس میں انسانی دماغ سکون اور اطمینان حاصل کرتا ہے، اس کے علاوہ سجدہ میں جانے، پھر اٹھنے، پھر آرام سے بیٹھنے اور پھر دوبارہ سجدہ میں جانے سے کمر، کلائیوں اور گھٹنوں کی ورزش ہو جاتی ہے۔

☆ سلام بھرتے ہوئے گردن کو دائیں اور بائیں گھمانے سے سروائیکل انریجی کا دوران بہتر ہو جاتا ہے، حیرت کی بات یہ ہے کہ یوگا کے ماہرین خود مانتے ہیں کہ اس طرح گردن کو گھمانے سے گردن کے مہرے مضبوط ہوتے ہیں، اور وہاں سے خون کا دوران بہتر ہو جاتا ہے۔

☆ طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ فجر کی نماز اپنی افادیت میں سب سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے، کیوں کہ صبح کے وقت کی تازہ اور خوشگوار ہوا انسانی جسم کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس ہوا سے انسانی جسم کے اعصاب قوی ہوتے ہیں، نیز یہ تازہ ہوا جسم کے اندر کبھی نظاموں کو درست کرتی ہے، یعنی ان کی گندگی کو (مردہ جزائیم اور زہریلے مادوں کو) دور کر کے ان کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ طبی نتائج سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ صبح کی ہوا انسان کے اندر پھرتی پیدا کرتی ہے، مزید یہ کہ اس کی اختراعی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہے، طبیوں اور ماہرین کا خیال ہے کہ صبح کے وقت کی ہوا کے جو فوائد ہیں وہ بڑی سے بڑی خطیر رقم خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیے جاسکتے ہیں۔ پھر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ہے، بلکہ کھوپڑی کو دوسرا سر بھی ہے، جو لوگ صبح کو سو رنج نکلنے سے پہلے پہلے بیدار نہیں ہوتے، یا صبح بیدار ہو کر جھک جاتے ہیں، ان میں بیمار ہونے کی شرح بڑھ جاتی ہے، ان کے جسم کا دفاعی نظام مست ہو جاتا ہے اور ان میں دل کی بیماریوں کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے، نیز ایسے لوگ اپنی دیگر سرگرمیوں میں بھی سجدہ ماند (کمزور) دیکھے گئے ہیں۔

**کائناتی توانائی کے فوائد:** کائناتی توانائی کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ یہ کسی نسکی درجہ میں ہر جاندار کے اندر موجود رہتی ہے، بلکہ زندہ رہنے کے لیے یہ توانائی اس قدر ضروری ہے کہ اگر گھر بھر کے لیے بھی اس توانائی کی ترسیل (سپلائی) روک دی جائے تو فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ موجودہ دور کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ انسان کے اوپر اس توانائی کے بہت سارے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ یہاں بتائے جا رہے ہیں۔

(۱) مثبت کائناتی توانائی انسان کو صحت مند بنانے میں مدد دیتی ہے۔ (۲) ذہنی تناؤ اور دگر کر کے راحت، خوشی، سکون اور اطمینان کا احساس دیتی ہے۔ (۳) آدمی کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرتی ہے، یعنی نرمی، رحمہ، صلح جوئی، انکساری، صبر و برداشت کی قوت پیدا کرتی ہے۔ (۴) طبیعت میں محبت، ہمدردی اور نیکوکاری کی خوبیاں پیدا کرتی ہے۔ (۵) مزاج میں خیر اور خیریت پیدا کرتی ہے۔ (۶) منفی اور جارحانہ رویوں سے بچنے میں مددگار ہوتی ہے۔ (۷) مثبت کاموں یعنی تعمیری کاموں اور نفع بخش کاموں میں مشغول رکھتی ہے۔

مثبت توانائی بڑھانے کے لیے مثبت سوچ رکھنا ضروری ہوتا ہے، یہی مثبت سوچ مثبت کاموں کی طرف مائل کرتی ہے، غصہ، لڑائی جھگڑا، چیخ پکار، بحث و تکرار، جھوٹ، لغو گوئی، حسد، نفرت، غیر ضروری فکرو دباؤ سمیت منفی رویے ہیں، ان کے غالب ہونے کی صورت میں مثبت توانائی ماند پڑ جاتی ہے۔ یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مثبت توانائی کے کمزور ہونے سے ہی یہ سب منفی رویے صادر ہوتے ہیں، اخلاقی برائیاں سرزد ہو جاتی ہیں، اور پھر مثبت توانائی کے کم ہو جانے کی صورت میں بیمار ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

**کائناتی توانائی اور نماز کا تعلق:** یہ بات تحقیقات سے ثابت ہو چکی ہے کہ کائناتی توانائی (مثبت توانائی) کو حاصل کرنے میں نماز پوری طرح مدد دیتی ہے، یہاں میں دو مثالوں سے بات کو سمجھانے کی کوشش کروں گی:

(۱) ہم ابھی اور پڑھ آئے ہیں کہ کائناتی توانائی صبر و برداشت کی قوت پیدا کرتی ہے، قرآن کریم میں اللہ



## ہجومی تشدد

### راجپور رنجن تیواری

حال ہی میں جھارکھنڈ کے ایک گاؤں میں تمبریز انصاری نام کے ایک شخص کو مارنے کا واقعہ سامنے آیا تھا، اس واقعہ کا ویڈیو بھی سامنے آیا تھا، جس میں ہجوم بوجوان کو باندھ کر پھینک رہا ہے، کچھ لوگ تمبریز کو بے رحمی سے مار رہے ہیں۔ ہجوم بولنے کے لیے مجبور کر رہے تھے، ۵۰ جوں کو مغربی بنگال کے کولکاتا میں واقع ٹاکنک ٹاکنک ایک ۳۵ سالہ شخص کا پیٹ پیٹ کرکٹ کر دیا گیا، اس شخص کو تقریباً ایک درجن لوگوں نے چوری کے شبک میں پھینکا تھا، اس معاملہ کی اطلاع پا کر جب پولیس موقع پر پہنچی تو اسے متاثرہ شخص کی خون میں لت پت نعش ایک بند کلب کے اندر فرش پر پڑی ملی۔ پولیس نعش کے پاس خون آلود کرکٹ بیٹ اور کڑی کے ڈنڈے بھی ملے تھے، گجرات کے پتار ضلع میں ۱۹ جوں کو دولت خاتون سرچ کے شو ہاروڑ پٹی سرچ مانجی بھائی سلنگی کا پیٹ پیٹ کرکٹ کر دیا گیا، ۱۶ افراد نے لاشیں اور پاپوں سے مانجی بھائی کو بیٹا، یہ واقعہ اس وقت ہوا تھا جب مانجی بھائی اپنی موٹر سائیکل سے رپور ہوا لاسرک سے گذر رہے تھے۔ مانجی بھائی کا ایک ویڈیو بھی سامنے آیا تھا، جس میں وہ لگ بھگ بے ہوشی کی حالت میں نظر آ رہے تھے۔ دہلی میں بھی گزشتہ ماہ ماب لہنگ کے ایک واقعہ سامنے آیا تھا، ۱۵ جوں کا یہ واقعہ روٹی کے پتھر کے علاقہ کا تھا، جس میں ایک ۲۳ سالہ شخص کو موہا ل چوری کے شبک میں پھینکا گیا، پولیس کے مطابق اس واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد جب پولیس موقع پر پہنچی تو اسے ایک شخص زین پر بے ہوش پڑا ملا جس کے جسم پر زخموں کے نشان تھے۔ اس شخص کو خجے گا ندھی اسپتال لے جایا گیا تھا، جہاں اسے مردہ قرار دیا گیا۔

راجستھان حکومت نے حال ہی میں ماب لہنگ پر قانون بنانے کی بات کہی، ہی ایم اے شوک گیلوت نے ریاستی اسمبلی میں اس بات کا اعلان کیا تھا، انہوں نے ایسے واقعات پر اسوں ظاہر کرتے ہوئے اس کے خلاف ریاست میں سخت قانون بنانے کی بات کہی تھی۔

دراصل حالات کا تار بگڑ رہے ہیں، اس صورت میں یہ سوچنے کو مجبور ہونا پڑ رہا ہے کہ آخر یہ کرنے کے لیے کون تحریک دے رہا ہے، ۲۵ جوں کو یو ڈولوشنری سوشلسٹ پارٹی کے کولم کے کرن پارلیامنٹ این کے پریم چندرن کے سوال کے جواب میں مملکتی وزیر داخلہ نینا ندرائے نے کہا کہ ایسی نئی وارداتیں ہوں اس کی معلومات نہیں ہیں، کیونکہ فیصل کرئم پر کارڈ پورواہا کوئی ڈانٹ نہیں رکھتا، سوچنے والی بات یہ ہے کہ گزشتہ مہینے ایک کرن پارلیامنٹ اور مرکزی وزیر نے اعتراف کیا تھا کہ انہوں نے جھارکھنڈ میں ماب لہنگ کے ملزمین کی معاشی مدد کی تھی۔ اگر کسی کو یہ لگتا ہے کہ قہر بیا ڈیڑھ ہرب کی آبادی والے ملک میں ایسے اکا دکا واقعات ہوجاتے ہیں، تو پورے ملک کے کردار پر داغ لگانا ٹھیک نہیں ہے، تو یہ بھی سمجھ لیجئے کہ ان واقعات میں ایک لڑکی نظر آتی ہے، صاف سمجھنا چاہتے ہیں تو ان واقعات (واردات) کا سیاسی نتیجہ کیا ہوتا ہے، یہ سوچ لیجئے، کوئی تعجب نہیں ہے کہ ایسے واقعات پر اقتدار سے ردعمل یا تو نہیں آتا یا بہت بگاڑ مچنے کے بعد اگر مگر کے ساتھ آتا ہے، لیکن جیسے دیر سے ملا انصاف بھی نا انصافی ہے، اسی طرح ان معاملات میں دیر سے آئے آدھے ادھر سے بیان بھی بے اثر ہوجاتے ہیں۔ بہر حال اب یہ دیکھنا ہے کہ ملک کے ہر کونے سے آ رہی ماب لہنگ کی خبروں پر حکومت کس طرح کام لگاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ہجوم کی کوئی شکل نہیں ہوتی، ان کا کوئی دین دھرم نہیں ہوتا، اور اسی بات کا فائدہ ہمیشہ ماب لہنگ کرنے والا ہجوم اٹھاتا ہے۔ اگر سوال یہ ہے کہ اس ہجوم کو اکٹھا کون کرتا ہے؟ انہیں اکٹھا کون کرتا ہے؟ جواب ہم سب جانتے ہیں، پھر بھی سب خاموش ہیں، ڈراس بات کا ہے کہ اگر قانون ہر ہاتھ کا کھلونا ہو جائیگا تو پھر پولیس، عدالت اور انصاف صرف الفاظ بن کر رہ جائیں گے، کیسے ایک انسان کے لیے دوسرے انسان کو مار ڈالنا اتنا آسان ہو جاتا ہے؟ کوئی سچیز ان گروپوں کو اجتماعی جلد بازی اور نفرت کے لیے اکٹھا کرتا ہے؟ کیا ان میں سے کسی شخص نے یہ سب سمجھ سیکھ کر کرنے کے بارے میں سوچا ہوگا؟ شاید نہیں، یہی ہے کہ ماب لہنگ جواب ڈرانے لگی ہے، ماب لہنگ کا نام سننے میں دل کا پٹ اٹھتا ہے، اس ڈر کو ختم کرنے کے لیے ہر کار کا سطح پر کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں، اب تک واضح نہیں ہو سکا ہے۔ اسی سلسلے میں یہ بتانا ضروری ہے کہ کرنا تک کے مشہور تھیٹر ڈنکار این رگھونندن نے جھگول اور دھرم کے نام پر ماب لہنگ کی مخالفت میں ۲۰۱۸ء کا نکتیت ناک ایڈیٹوریل ایوارڈ لینے سے انکار کر دیا تھا، انہوں نے اس سلسلے میں ایک مکتوب لکھ کر سوشل میڈیا پر تمام لوگوں سے مشورہ کیا، یہ ایوارڈ لینے سے انکار کرتے ہوئے انہیں رگھونندن نے کہا کہ اس وقت انشور اور دھرم کے نام پر ماب لہنگ (پیٹ پیٹ کرکٹ) اور لوگوں کے ساتھ تشدد جاری ہے، کوئی شخص کیا کھا رہا ہے، اس بات پر بھی تشدد ہو رہا ہے، قتل اور تشدد کے ان واقعات کے لیے راست پایا لوسلط طور پر اقتدار مذموم ہے، مکتوب میں رگھونندن نے کہا کہ اس کے لیے بھی ذرائع کا استعمال کیا جا رہا ہے، جس میں انٹرنیٹ بھی شامل ہے، انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایک نظام بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، جو اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے طلبہ کو نفرت اور غیر معقولیت کا سبق پڑھانے کا ذریعہ بنانے میں یہ بھی کہا جانے لگا ہے کہ ملک کے حکمرانوں نے فرض شناس دانشوروں اور کارکنوں کی آواز کو باکسر جیوں اور کمزوروں کو خاموش کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

ملک میں بیٹے جا رہے اس طرح کے ڈراؤنے ماحول یعنی ماب لہنگ جیسے واقعات پر حکومت نے پارلیامنٹ میں جواب دیا کہ ملک میں ہونے والے لہنگ کے واقعات کے تعلق سے الگ سے کوئی اعداد و شمار جمع نہیں کیے جاتے۔ ملک بھر میں جیسا نکتہ شکل اختیار کر رہے ہجومی راج کو لے کر کئی باتیں کہی جا چکی ہیں، لیکن واقعات پر لگاتار نہیں لگ پا رہی ہے، گزشتہ دو مہینوں میں ماب لہنگ کے کئی واقعات سامنے آئے ہیں، جن میں ہجوم نے بغیر کسی وجہ سے پتھر پھینک کر لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، دولت اور اعلیٰ طبقے کے افراد اس کے سب سے زیادہ شکار ہوتے ہیں، پارلیامنٹ میں اس مسئلہ پر بحث ضرور ہوتی ہے لیکن حکومت کی طرف سے صرف غصہ اور افسوس ظاہر کیا جاتا ہے، تازہ معاملہ بہار کے سارن ضلع کا ہے، جہاں ہجوم نے تین افراد کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالا، مویشی چوری کرنے کے الزام میں مقامی افراد نے ان تینوں کو پکڑا اور اس وقت تک پیٹ رہے جب تک ان کی جان نہیں چلی گئی، پولیس کے موقع پر پہنچنے کے بعد متاثرہ خاندان ان کے پیر پکڑ کر انصاف کا مطالبہ کرتا نظر آیا، ملک میں گزشتہ کچھ سالوں سے ماب لہنگ کے واقعات میں کافی اضافہ ہوا ہے، چوری، گاؤں اسٹلنگ اور ایسے ہی کچھ جرائم کے شبک میں ابھی تک سیکڑ لوگ جان گوا چکے ہیں، لیکن اگر گزشتہ دو مہینوں کی ہی بات کریں تو لہنگ کے کئی بڑے واقعات سامنے آئے ہیں۔

## سودی قرضے سے کاروبار بڑھانے کا انجام

### مظفر اللہ خان

ایکسوس سے اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خواہش مند لوگوں کے لیے ایک دردناک انجام والی عبرت ہے۔ قرض کے دلدل میں پھنسے سدھارتھ نے اپنے کاروبار کو کرنل کی پستوں سے نکالنے کے لیے اپنی لسنڈ کمپنیوں کے شیئروں کو گروی رکھ کر سرمایہ جٹانے کی کوشش کی تھی، تاکہ قرض کے دلدل سے نجات مل سکے۔ سدھارتھ اور ان کے کنبے والوں نے انتہائی سنگین مالی بحالی کے حالات میں گھرے ہونے کے سبب کمپنیوں میں اپنی حصہ داری کے ۵۰ فیصد سے زیادہ شیئروں کو گروی رکھ دیا تھا، ایک سال پہلے وہ قرض سے چھٹکارا پانے کے لیے اپنے ۶۰ فیصد شیئروں کو گروی رکھ چکے تھے، کانگریس کے سینیٹر لیڈر اور سابق وزیر خزانہ ایس ایم کرشنا راج نے بی بی سی کا ڈاٹ کام تمام چکے ہیں کے داماد تھے، جی سدھارتھ، جنہوں نے اپنے کاروبار کے لیے بینکوں اور مالیاتی اداروں سمیت دیگر اداروں سے قرض لیا تھا، جب انسان کا بروقت آتا ہے تو اس کا سرمایہ بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے، اپنی کمپنیوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو لکھے مکتوب میں سدھارتھ نے بہت ہی افسوس ناک لہجے میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ ان پرائیکٹ پرائیویٹ ایکویٹی شراکت دار کا زبردست دباؤ ہے جو انہیں شیئر واپس خریدنے کے لیے مجبور کر رہا ہے، بڑی بے چارگی کے انداز میں سدھارتھ نے یہ بھی لکھا کہ ۶ مہینے پہلے انہوں نے اپنے ایک دوست سے بڑی رقم قرض لے کر اس لین دین کا کچھ حصہ پورا کیا تھا۔ انہوں نے اگم ٹیکس حکمہ کے ایک اعلیٰ افسر پر بھی ان کی خراب مالی حالت سے فائدہ اٹھا کر ان کا استحصال کرنے کا الزام عائد کیا ہے، جس نے ہائی انڈسٹری میں ان کے شیئر خرچ کیے تھے۔

باسبے اسٹاک ایکسچینج میں ”کافی ڈے اسٹریٹریٹ“ (سی ڈی ای ای) کی ۳۱ مارچ ۲۰۱۹ء تک کل دین داری ۵۰ ہزار ۲۵۱ کروڑ روپے ہے۔ یہ سود رسوا انحصالی سودی نظام کے شیکے کا شاخسانہ ہی ہے کہ ۳۱ مارچ ۲۰۱۸ء کو وہ دو ہزار چار سو ستاون کروڑ روپے کے مقروض تھے جو ایک سال بعد دو گنا ہو کر ان کے اوپر لگ گیا تھا۔ سدھارتھ کے کافی ڈے اسٹریٹریٹ کی ذیلی کمپنیاں، دیو دھنی انویسٹمنٹس، کافی ڈے کنسلٹنٹس، گونی ویڈیو، کافی اسٹیٹ، اور بیونیکور ٹیکسٹائل کو مالی خسارے سے نجات دلانے کے لیے سدھارتھ نے مختلف اوقات میں ہزاروں کروڑ روپے کا قرض لیا تھا۔ انہوں نے ٹائٹل ٹیکسٹائل، سٹیٹ ٹیکسٹائل، سٹیٹ ٹیکسٹائل، سٹیٹ ٹیکسٹائل، جی ای ٹی فنانس سرورسز کے نام سے جانی جاتی تھی کے ساتھ شاپوری، پلون جی فنانس (ایس بی ایف) سے بھی قرض لیا تھا

کافی کی ہزاروں ایکڑ میں کاشت کر کے اپنی تجارت کو بلند یوں کے عروج پر پہنچانے والے وی جی سدھارتھ سود کے خونی بچوں کی گرفت میں پھنس کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے، وی جی سدھارتھ نے بڑی جدوجہد کے بعد محنت اور لگن سے اپنے کاروبار کو عروج پر پہنچایا تھا، لیکن کسی کی نظر کیا گئی کہ ”کیفے کافی ڈے“ زوال کا شکار ہو گیا۔ سدھارتھ نے کافی ڈے سٹورائیر سیریز سی ڈی ڈی (کیفے کافی ڈے) (ہندوستان کی مختلف ریاستوں کے معروف شہروں میں قائم کی تھی، معاشرے کے اعلیٰ طبقے میں ”کیفے کافی ڈے“ کافی شہرت رکھتا تھا، خوش اخلاق، خوش پوش اور مسکراتی ہوئی شخصیت والے وی جی سدھارتھ کو لوگ دل سے پسند کرتے تھے، کاروبار کو زوال پذیر ہونے سے بچانے کے لیے سدھارتھ کو سود کے دلدل میں گھٹا پڑا، یہ دلدل ان کے کاروبار کو مسلسل پستی کی طرف کھینچ رہی تھی۔ سدھارتھ کی کمپنی کافی ڈے اسٹریٹریٹ کی قرض ۲۰۱۸-۲۰۱۹ کے مالیاتی سال میں دو گنا ہو گیا تھا، وہ پانچ ہزار دو سو کروڑ روپے کے قرض کے حال میں برسی طرح پھنس گئے تھے، صرف یہی نہیں ان کی غیر لسنڈ پرائیویٹ کمپنیوں سمیت دیگر یونٹوں پر بھی قرض کا بوجھ لدا ہوا ہے۔

انتہائی شدید صورت حال میں انہوں نے اپنے ڈائریکٹرز کے نام ایک مکتوب لکھا، جس میں قرض کے دلدل سے جدوجہد کرتے ہوئے اپنے بازوؤں کے شکل ہوجانے کا تذکرہ کیا، اور یہ بتایا کہ اب سب کچھ ختم ہو چکا ہے، امید کی کوئی کرن نہیں نظر نہیں آتی، وہ یو ایس ڈی کے گھگھارندھیر میں کھو گئے، اور جب انسان مایوسی میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کا شعور منتشر کا شکار ہوجاتا ہے اور اس کی دانشمندی حالات سے تیرا آ زمانہ ہونے کے سبب کند ہوجاتی ہے، ایسے شخص کو صرف ایک ہی راستہ نظر آتا ہے اور وہ ہے زندگی سے فرار کی راہ۔

ایک سال میں مقروض سدھارتھ کا قرض دو گنا ہونے کے سبب انہوں نے زندگی سے فرار کی راہ اختیار کی اور اپنے ڈائریکٹرز کو چھوڑ کر وہ نامعلوم راستے کی طرف چلے گئے۔ ۲۹ جولائی ۲۰۱۹ء پیر کے روز گمشدہ ہونے والے سدھارتھ کی لاش ۳۱ جولائی بروز جمعہ سامنے آئی تو کاروبار کی دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ ۵۴ سو کروڑ روپے کے قرض کی دیداری والے وی جی سدھارتھ کی زندگی کی کہانی جہاں ایک طرف اپنی محنت اور لگن سے اتنے بڑے کاروبار کو کھڑا کرنے کا سبق نوجوانوں کو دیتی ہے، وہیں دوسری طرف قرض کے پھنسنے سدھارتھ کا انجام قرض کی دلکش

# مکہ ڈائری

مولانا مفتی محمد شفاء الہدی قاسمی

گذشتہ سے پیوستہ

سے گدے خالی پڑے تھے، وہاں سے اٹھالائے اور جن لوگوں کو پریشانی تھی ان کو فرام کر دیا، اس طرح ایک رات یہاں گزارنے کا انتظام پھر سے ہو گیا۔

عرفات میں بھی بارش تیز ہوئی تھی، لیکن وہاں زمین چلی تھی، قالین بیگا ضرور لیکن اس کی تری کو مٹی نے جذب کر لیا اور قالین اس قدر گیلا باقی نہیں رہا کہ بالکل اس پر بیٹھا نہیں جاسکے، مٹی کی صورت حال دوسری تھی، یہاں نالکس پر پانی جمع ہونے کی وجہ سے پریشانی بڑھ گئی، اور سرسوں پر بھی پانی، بارش ٹپ ٹاپ ہو رہی تھی کہ ہم لوگ چھتا تاکا کر مری حمرات کے لئے نکلے، راستے بند ہوئے اور بارش کی وجہ سے حمرات میں کافی بھیر تھی، خواتین بصد تھیں کہ کالہ نہیں اصالتاً وہ کنکر یا مارین گی، چنانچہ وہ بھی ساتھ ہوئیں اور کنکر یاں مار کر ہی دم لیا، واپسی کا راستہ پہلے ہی کی طرح طویل تھا، لیکن بارش کی وجہ سے موسم سہانا ہو گیا تھا، اور کل کی طرح دھوپ کی تمازت نہیں تھی۔ اس لئے پیدل چلنے کی صعوبت کا جھیلنا ان کے لئے آسان ہو گیا، پہلے دن کی طرح خیمہ نہیں بھولے اور مغرب کا وقت رہتے خیمہ پہنچ گئے، لہذا الحمد للہ انکرا۔

مزدلفہ چھوڑ کر کھانے پینے کی بڑی سہولت رہی، مزید راکھانا، جوس، سویاں، پھل وغیرہ سے ضیافت کی جاتی رہی، خوب سیر ہو کر ضیافت کے مزے لئے گئے، بعض احباب ورفقاء نے خورد و نوش کے سچے ہوئے سامان جو ان کے حصہ میں آئے تھے، اسے ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا اور مٹی سے عزیز یہ آنے تک زیر بار رہے، چونکہ مٹی سے عزیز یہ تک پیدل ہی سفر کرنا تھا، دوسری کوئی شکل نہیں تھی، اس سے قبل ہم لوگوں نے حمرات جا کر ظہر کی نماز کے بعد اطمینان کے ساتھ قریب سے ری کر لیا تھا، اور خیمہ میں واپس ہو کر کوئی پانچ بجے مٹی سے عزیز یہ کے لئے نکلے تھے، مولانا قاسمی عالم ندوی اور ماسٹر ذکی احمد صاحب واپسی کے سفر میں ساتھ رہے، حمرات پر بھی ساتھ گئے تھے، یعنی اول عمرہ کے مکمل میں اور آخر حمرات کی رمی میں ساتھ رہے، عزیز یہ واپسی میں عزیز واری بھانے کا کام بھی انہوں نے کیا اور ہم بہت آسانی کے ساتھ اللہ کے فضل سے اپنی قیام گاہ پہنچ گئے، قیام گاہ پہنچنے کے بعد خواتین کو سخت تکان کا احساس ہوا، اور دونوں بخار، زکام، کھاسی میں بری طرح مبتلا ہوئیں، ڈاکٹر کو دکھایا گیا ہے کچھ افادہ محسوس ہو رہا ہے۔

آج سعودی تقویم کے حساب سے ۱۳/۱۳/۱۳۰۲ھ ہے، عزیز یہ سے حرم جانے والی بسیں اب بھی بند ہیں، اسلئے حرم کا آنا جانا موقوف ہے، ڈیرہ میں رہنے، وقت پر نماز پڑھنے، ذکر کرنے، تلاوت میں لگے رہنے کے علاوہ کچھ نہیں ہو رہا ہے، یہ بھی بڑا کام ہے، لیکن یہاں آکر ہر روز کعبہ شریف کو نہ دیکھا جائے تو انتہائی کمی کا احساس ہوتا ہے، ممکن ہے جمعہ سے بسیں چلنے لگیں، پھر انشاء اللہ طواف کا سلسلہ شروع کیا جائے گا کہ ہمیں رہنے کا یہ فائدہ ہو کہ آج صبح سے ہی ملنے آنے والوں کا سلسلہ رہا، فجر کے بعد مولانا نور عالم صاحب محمد پور مبارک کے ایک حاجی کے ساتھ مسئلہ دریافت کرنے پہنچ گئے، جدہ سے وقار بھائی بھی آئے، جو پہلے امارت شریعہ میں ملازم تھے، ان دنوں جدہ میں ڈرائیو کی حیثیت سے ملازمت کرتے ہیں، نیاز بھائی شاہ میاں رہو والے بھی، تاجو شکر کا ایک حاجی کے ساتھ تشریف لائے، شام کے حصہ میں ماسٹر اعجاز صاحب استاذ جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد سینا مڑھی اپنے رفیق حجرہ کے ساتھ آئے، مفتی تھویر صاحب مچارام رائے سرائے، مولانا فخر عالم ندوی، ماسٹر ذکی احمد صاحب بھی آئے، سب سے ملاقات اور گفتگو میں پورا دن نکل گیا، عزیز نظر الہدی قاسمی اور دہانج الہدی قاسمی لوگوں سے مکالمہ میں مصروف رہے، خواتین نے ذکر و تلاوت کے بعد حرم میں وقت گزارا، تاکہ وہ اگلے دن عبادت کے لئے تیار ہو سکیں۔

لیکن اگلا دن خواتین کے لئے بہاروں کا کاہت ہوا، ڈاکٹر کو دکھایا گیا، ودادی گئی، لیکن سر درد، بخار اور کھانسی نے چھینا نہیں چھوڑا، افادہ ہوا، لیکن مکمل آرام نہیں ہے، خصوصاً کھانسی تو کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا، جمعہ کے دن بھی عزیز یہ سے بسیں نہیں چلیں، چنانچہ جمعہ جامع بن محفوظ میں ادا کیا، عورتیں اپنی رہائش گاہ پر ہیں، دھوپ کی تمازت پچاس سنی گریڈ سے اوپر ہے، ۱۳/۱۳/۱۳۰۲ھ کی صبح حرم شریف میں بعد نماز فجر جنازہ کی تعداد ستائون تھی، جو سب کے سب کسی حادثہ میں نہیں فطری موت سے جاں بحق ہوئے تھے، عزیز یہ میں بھی کئی حجاج نے داغ مفارقت دیا، بہار کے بھی دو تین حاجی کے انتقال کی خبر تک پہنچی، ایک تو مظفر پوری کے تھے۔

آج ۱۶/۱۳/۱۳۰۲ھ کی رات آٹھ بجے کے بعد حرم کے لئے بسیں کھلنے کی خبر ہے، کل سے انشاء اللہ حرم کی حاضری اور طواف کا معمول انشاء اللہ شروع ہوگا، جو لوگ گیا سے آئے تھے ان کی پہلی مارا گت سے شروع ہو رہی ہے، مولانا شمس اللہ قاسمی صاحب، جناب سراج الحق صاحب وغیرہ پہلی پرواز سے آئے تھے، سامان وغیرہ ان کا کھل کر جمع ہو گیا، آج نوبت شب وہ لوگ جدہ کے لئے روانہ ہوں گے، ان سے ملنے کے لئے ان کی بلڈنگ پر آج گیا، وہاں مولانا نانس عباد وغیرہ بھی تھے، اچھی ملاقات رہی، نیچے تک وہ چھوڑنے آئے، مولانا نانس عباد نے مکہ ڈائری کی گلی قسط کا تقاضا کیا، میں نے کہا کہ قسط لکھ چکا ہوں، لیکن کمپوز کو تو کئی علت نہیں ہے، ہتھی پڑھنے والے کو ہے، پہلی قسط کے چھپنے کے بعد مسلسل وہاں اپ پراگھی قسط کا تقاضا ہے، لیکن میں کیا کر سکتا ہوں۔

ابھی مکہ کی میں قیام ہے، ۱۷/۱۳/۱۳۰۲ھ کو شاید مدینہ طیبہ کے لئے روانگی ہوگی، تب تک عصر مغرب عشاء کی نماز میں حرم شریف میں پڑھی جارہی ہیں، روزنامہ کم از کم ایک طواف کر لیا جاتا ہے، بائیں پاؤں کے گھٹنے میں تکلیف کی وجہ سے زیادہ چلنا دشوار ہے، بس طواف کی طاقت دینے پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس قدر قہر ہو رہا ہے، ۱۹۸۹ء میں پہلی بار آیا تھا تو ہر نماز کے بعد طواف کر لیا کرتا تھا، لیکن اب کہاں؟ یہ قصہ تب کا ہے، جب آتش جواں تھا، اب جو جوانی یاد ماضی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ (جاری)

حمرات میں کچھ لوگ مصلوع من الہدی صدری بہن کر اور ہاتھ میں نقشہ لے کر کھڑے تھے، اس میں کم عمر کے سعودی لڑکے بھی اس کام پر مامور تھے، لیکن ان کو بھی کچھ پتہ نہیں تھا، بس پانی کی پھوارسوں پر دے کر کہہ وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہے تھے۔

دھوپ کی تیزی اور مٹی جلت پھرت نے مردوں کے ساتھ خواتین کو زیادہ بے حال کر دیا، بھابھی کی حالت غیر ہو گئی، ان کا پورا جسم کپھینے لگا اور ہاتھوں کی انگلیوں میں اکڑن پیدا ہوئی، وہ دل کی مریضہ ہیں، میر سے لئے بیٹھ بڑا پریشان کن تھا، جو لوگ ذمہ دار تھے ان میں کوئی نظر نہیں آ رہا تھا، پورے ملک سے آئے ہزاروں خادم الحجاج نے اپنی ٹولی اور ہنڈی جگ کپھلی ہی اتار دی تھی، کیونکہ انہیں بھی جگ کرنا تھا اور احرام میں سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، ایسے میں سوائے رجوع الی اللہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آیا، چنانچہ اللہ نے فضل فرمایا، کوئی آدھے گھنٹے کے بعد وہ چلنے کے لئے تیار ہو پائیں، چند قدم چلا کر اہلیہ نے مٹی شروع کر دی، یہ دوسری افتادھی، ہمارے خیمہ کا بھی دور دور تک پہنچ نہیں تھا، نظر الہدی پوچھتے رہے، لیکن کسی کو پتہ نہیں تھا، وہ پچاس نمبر خیمہ میں گھس گئے، ارادہ شارٹ کٹ سے ۲۶ نمبر کے خیمے تک پہنچے کا تھا، لیکن یہ زیادہ طویل ہو گیا، بعد از خرابی بسیار عصر کے اول وقت سے تھوڑا پہلے خیمہ پہنچے، بطواف زیارت باقی تھا، مولانا قاسمی عالم ندوی اور جناب ماسٹر ذکی احمد صاحب میر سے خیمہ نمبر ۱۳/۱۳/۱۳۰۲ میں آئے اور مزہ سنایا کہ قربانی ہندوستان کے سارے حاجیوں کی وجہ تک ہو چکی ہے، میں نے اپنا نمبر چیک کر دیا تو نتیجہ آ رہا تھا کہ قربانی ہو گئی ہے، مولانا قاسمی عالم ندوی کی تجویز پر احرام کھولنے کے لئے اور غسل کے لئے پیدل ہی ہم لوگ عزیز یہ روانہ ہو گئے، کوئی پون گھنٹے کے بعد عزیز یہ پہنچ گئے، حلق کی ذمہ داری عزیز یہ نظر الہدی نے لے رکھی ہے، چنانچہ میر سے ساتھ کئی لوگوں کے بال اس نے ہی اتارے اور اس صفائی سے کہ کسی کے سر میں کہیں بھی بلڈے نہیں کا نا، بال ہی اتارے خون نہیں۔

خواتین نڈھال تھیں، اس لئے طواف زیارت کو کل تک موخر کیا گیا، رات گزارنے کے لئے پھر مٹی پیدل ہی آئے، پاؤں کا برا حال تھا، لیکن نظر الہدی اور دہانج الہدی نے پاؤں داہنے میں سعادت بھی اور ان کی اس سعادت مندگی نے بڑا آرام پہنچایا، اہلیہ راستہ بھولنے میں طاق ہیں، خوب بھولتی ہیں، ہر بھولنے پر بے تحاشہ روتی ہیں، تھک ہار کر خیمہ پہنچتی ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت میں لگ جاتی ہیں، اس لئے میں طواف، سعی، رمی اور راستوں میں ان کا ہاتھ پکڑ کر چلنا رہا کہ اگر کم ہوئیں تو میر سے ہی جان پر بن آئے گی، ایک دن کہنے لگیں کہ ۲۶ سال کے بعد تہنا پوری ہوئی کہ ہم بھی آپ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلتے، میں نے کہا کہ جگ کی بیٹی خوبی ہے کہ اللہ سب کی تمنا میں پوری کر دیتا ہے۔ بھابھی راستہ نہیں بھولتیں، اس پورے سفر میں تلاوت قرآن سے جو شغف ان دونوں کو رہا وہ مثالی ہے، اب تک کئی ختم کر چکی ہیں، کوئی ۱۲/۱۳/۱۳۰۲ بجے شب بیدار ہوا، ضروریات سے فراغت کے بعد معمولات میں مشغول ہوا، طے ہوا تھا کہ طواف زیارت کے لئے مولانا قاسمی عالم جائیں گے، شرط یہ ہے کہ میں انہیں چکاؤں، بھون لگاؤ تو معلوم ہوا کہ وہ پہنچ گئے ہیں، اور بوڑھوں کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ ۱۳ بجے بعد حرم شریف طواف زیارت اور سعی کے لئے روانہ ہوئے، والے اور عیسیٰ والوں کی اس وقت بن آتی ہے اور حجاج کرام کو خوب لوٹتے ہیں، بس کے کرایے تین قسم کے تھے، ۲۰۱۰ء اور پچاس ریال، بیسی والے کی من مانی تھی، تین سو ریال تک انہوں نے وصول کئے، ہم لوگوں نے بھی پانچ آدمی میں مسجد حرام آنے جانے میں پونے چار سو ریال خرچ کئے، رقم زیادہ خرچ ہوئی، لیکن خواتین کو خود مجھے بھی اس سے بڑی راحت ہوئی، فجر کی نماز مسجد حرام میں ادا کی گئی اور بڑی آسانی سے اللہ رب العزت نے طواف اور سعی کر دیا، ان تمام کاموں سے فراغت کے بعد صبح کے سواں بجے ہم لوگ پھر مٹی اپنے خیمہ میں آگئے۔

میرا خیال ہے کہ جگ کے موقع سے جیسے بہت سارے معاملات میں حکومت سختی کرتی ہے، گاڑیوں کے کرایے بھی مقرر کر دینے چاہئے تاکہ من مانی کر لیا نہ وصول، سرکاری بسوں کا کرایہ مٹی سے حرم دس ریال ہے، پرائیویٹ والے پچاس اور تیس ریال لیتے ہیں، بعض جگہ سے پانچ سات منٹ کے سفر کا کرایہ پندرہ ریال ہے، اس طرف توجہ حکومت کی ہو جائے تو مزید سہولت ہو جائے گی، دوسرا کام یہ کرنے کا ہے کہ ہر میٹر اسٹیشن کے قریب خیموں تک پہنچنے کے لئے کوئی سرنگ بنانی چاہئے، تاکہ حمرات جانے والے راستے میں رکاوٹ بھی نہ ہو اور جو لوگ آرام کر کے رہی کرنا چاہتے ہیں وہ باسانی اپنے خیموں میں پہنچ جائیں، تجویز کر لیا کہ کوئی کئی کیلو میٹر آگے بڑھا کر حجاج کو نصف جان کر دینے کا سلسلہ اس سے ختم ہوگا، اور بڑی عافیت ہو جائے گی۔

۱۱/۱۳/۱۳۰۲ھ کو ہم لوگوں نے رمی کے لئے بعد نماز عصر طے کیا تھا، لیکن ڈھانی بجے معلم کے لوگوں نے اعلان کیا کہ ابھی حمرات پر نہیں جائیں، راستے بند ہیں، ساڑھے پانچ بجے چلا جائے گا، اور ہمارا آدمی ساتھ جائے گا، اس اعلان کے بعد جو بارش شروع ہوئی تو عرفات کی طرح یہاں بھی حجاج پوری طرح بھیگ گئے، بلکہ اس سے زیادہ حجاج کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، یہاں کے خیمے اچھے اور فائر پروف ہیں، لیکن لوہے کے جوڑ پیک نہیں ہیں، نیچے فرش پر نالکس گئے ہیں، چنانچہ ہر خیمے میں گدے بھیگ گئے، قالین تر تر ہو گئے اور فرش پر پانی جمع ہو گیا، ان حالات سے نمٹنا کسی کے بس کا نہیں تھا، اس لئے قالین گدے نکالنے کا کام حجاج کرام کو ہی کرنا پڑا، فرش پوچھ کر پانی کسی طرح بنایا گیا، جو لوگ پولوٹھین ساتھ لائے تھے وہ اس وقت خوش قسمت لگ رہے تھے، ہم لوگوں نے اس بو بھونک اٹھایا تھا، اس لئے فکر مند تھے، عزیز نظر الہدی کی عقل کام آئی، اسی مکتب کے ایک ہال میں جس میں نماز باجماعت ہو رہی تھی، اور حکومت کی ہدایت پر سلسلہ بند ہو گیا تھا، بہت



## مدارس میں سائنس اساتذہ کی بحالی ملتی

مدارس میں سائنس اساتذہ کی بحالی کا معاملہ الجالی ملتی ہو گیا ہے، کیوں کہ مرکزی حکومت نے سائنس اساتذہ کے لیے دی جانے والی تنخواہ کی رقم جاری نہیں کی ہے، رقم کی منظوری کے بغیر ہی بہار اٹلیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی جانب سے نئی بحالیوں کا اعلان کر دیا گیا، جب کہ تین سال قبل بحال کیے گئے سائنس اساتذہ کو ابھی تک تنخواہ نہیں ملی ہے۔ واضح ہو کہ بہار اٹلیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ نے ۱۱۲۸ مدارس میں ۳۳۸۱ سائنس اساتذہ کی تقرری کا اعلان کیا تھا، اس کے لیے اخبارات میں لمبے چوڑے اشتہارات بھی شائع کیے گئے، بلکہ ہر مدرسہ کو الگ الگ اپنی طرف سے بحالی کا اشتہار شائع کرنے کی ہدایت کی گئی، بیشتر مدارس کی طرف سے اشتہارات مختلف روزناموں میں شائع بھی ہوئے، ۱۹ ستمبر سے اس کے لیے آن لائن فارم پر کیا جانا تھا، مگر اب بورڈ نے اس پر خودی روک لگا دی ہے، کیوں کہ تین سال سے مختلف مدارس میں سائنس کے ۱۹۰ اساتذہ بحال ہیں، انہیں صرف ۶ ہزار روپے ماہانہ تنخواہ پر بحال کیا گیا تھا، گھر تین سال گزر جانے کے باوجود انہیں اب تک تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی گئی ہے، اور نئی بحالیوں کا اعلان بھی ہو گیا، تنخواہ نہ ملنے سے ناراض ۱۹۰ اساتذہ نے پٹنہ ہائی کورٹ میں الگ الگ تین عرضیاں داخل کی ہیں، جس میں کہا گیا ہے کہ تین سال قبل سے کام کر رہے سائنس اساتذہ کو تنخواہ سے محروم رکھ کر نئی بحالیوں کرنے کا کیا جواز ہے۔ (بحوالہ انقلاب)

## جنسی زیادتیوں کی وجہ سے گرجا گھروں کی ساکھ خطرے میں

عیسائیوں کے مقدس شہر ویٹیکن سٹی میں منعقد ہو رہی سمٹ کے منتظمین نے جنسی زیادتیوں کی روک تھام پر زور دیا کرتے ہوئے کہا ہے کہ کیتھولک چرچ کی ساکھ زیادتیوں کے ایکٹوں کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ انہوں نے تقریب کے شرکاء سے گزارش کی کہ وہ روم آنے سے قبل متاثرین سے ذاتی حیثیت میں ملاقات کریں۔ دنیا بھر میں پادریوں کے صدور کی کانفرنس میں بھیجے گئے خط میں ان کا کہنا تھا کہ چرچ کو اس بحران پر ایک جامع رد عمل دینا چاہیے جس کا پہلا قدم حقیقت کا اعتراف کرنا ہے۔ پوپ فرانس نے آئندہ سال فروری میں ہونے والے سمٹ میں چرچ سربراہان کو دعوت دی اور کہا کہ ان کا یہ عہدہ امریکہ، چلی اور دیگر ممالک میں ہونے والی زیادتیوں کے واقعات کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ اجلاس کے حوالے سے تفصیلات بتاتے ہوئے ویٹیکن سٹی کے منتظمین کا کہنا تھا کہ سمٹ کا مقصد مدداری، احتساب اور شفافیت ہے جو بتاتا ہے کہ گرجا گھروں کے سربراہان پادریوں کے جرائم کا نصف سامنا کریں گے بلکہ ان کی سرپرستی کرنے والوں کے خلاف بھی اقدامات کریں گے۔ واضح رہے کہ جنسی زیادتی کے متاثرین اور ان کے دیوانوں نے ویٹیکن پٹرولم و مضبوط برقرار نہ رکھنے اور ایسے پادریوں پر چوچہ چل آنے والے عوام کے تحفظ میں ناکام رہے ہوں پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ تقریب کے منتظمین نے دیگر پادریوں کو لکھا کہ رد عمل نہ دینے کی وجہ سے ہم متاثرین کی مدد کرنے میں ناکام ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں قائم گرجا گھروں کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچائیں گے۔ (بحوالہ انقلاب کانپور)

## آئی ایم ایف نے بھی لگائی ہندوستانی معیشت کی بدحالی پر مہر

مرکزی مودی حکومت بھٹیلے ملک کی معیشت کو بہتر بنانے میں مصروف ہو، لیکن معاشی حالت سے پویشیدہ نہیں ہے۔ ہندوستان کی معیشت انتہائی خستہ حالی کی شکار ہے اور اس پر انٹرنیشنل فنانس فیڈریشن آئی ایم ایف نے بھی مہر لگا دی ہے۔ آئی ایم ایف نے واضح لفظوں میں کہہ دیا کہ ہندوستان کی معاشی ترقی امید سے بہت کمزور ہے۔ آئی ایم ایف کے مطابق ”کارپوریشن اور ماحولیاتی ریگولیشن کی غیر یقینی اور کچھ غیر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہندوستانی معیشت کی حالت ایسی ہے۔“ آئی ایم ایف ترمیم گری راس نے کہا کہ ”ہم نئے اعداد و شمار پیش کریں گے، لیکن خاص طور سے کارپوریشن اور ماحولیاتی ریگولیشن کی غیر یقینی اور کچھ غیر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہندوستان میں حالیہ اقتصاد کی ترقی امید سے کہیں زیادہ کمزور ہے۔“ ملک میں بحران کی وجہ سے اب تک لاکھوں ملازمین چاہکی ہیں۔ روزگار دینے میں مودی حکومت بری طرح سے ناکام ہوئی ہے۔ سی ایم آئی ای کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق ہندوستان کی بے روزگاری شرح فروری ۲۰۱۹ء میں بڑھ کر ۷.۹ فیصد رہی تھی۔ دوسری طرف مندی یعنی بحران کا سب سے زیادہ شرح ہے۔ فروری ۲۰۱۸ء میں بے روزگاری شرح ۷.۹ فیصد رہی تھی۔ دوسری طرف مندی یعنی بحران کا اثر ریگولیشن پر تاہم نظر آ رہا ہے۔ خصوصاً آٹوموبائل بحران سے بہت زیادہ متاثر ہوا ہے۔ عالم یہ ہے کہ اسٹاک کے لینڈ اور ماروٹی سوزی کی کمپنیاں اپنے پلانٹ میں کام بند کرنے کو مجبور ہیں۔ (قومی آواز)

## ایودھیا معاملہ: راجیو دھون کے کلرک کی سپریم کورٹ کے احاطے میں پٹائی

ایودھیا تنازعہ میں مسلم فریق کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل راجیو دھون نے شکایت کی ہے کہ بدھ کو ان کے کلرک کے ساتھ عدالت کے احاطے میں مار پیٹ کی گئی۔ دھون نے یہ بھی الزام لگایا کہ ان کو فیس بک پر ایک اور مذہبی حکم ایچ پی ایم ملا ہے۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق، چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) رجن گونگی کی صدارت والی بنچ کے سامنے پیش ہونے کے دوران، دھون نے اس معاملہ پر دیوانوں کے کلرکوں کے درمیان مبینہ طور پر جھگڑے کی شکایت کی۔ دھون نے کہا کہ یہ سماعت کے لئے موافق ماحول نہیں ہے، ایسی چیزیں عدالت کے کیپس میں نہیں ہونی چاہئیں اور آپ کا ایک لفظ بھی اس کے لئے کافی ہوگا۔ ایودھیا معاملے میں کلیدی درخواست گزار ایم صدیق اور آل انڈیا سنی وقف بورڈ کی نمائندگی کرنے والے دھون نے کہا کہ میں یہ واضح کر دوں کہ میں متصیب نہیں ہوں اور میں یقینی طور پر ہندو عقیدے کے خلاف بحث نہیں کروں گا۔ حملے کی مذمت کرتے ہوئے بنچ نے کہا کہ ہم اس کو ریکارڈ میں ڈال دیں گے کہ یہ ایک ایسا رویہ ہے جو ہمیں ہونا چاہئے، ہم ایک بحث کے بنچ میں ہیں، دونوں فریقوں کے وکیل کو اپنے جواب کو داخل کرنے کے تمام اثرات سے آزاد ہونا چاہئے، حالانکہ چھوٹی موٹی پریشائیاں آسکتی ہیں۔ ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ (دی وائر)

## عمران خان نے مودی کا موازنہ ہٹلر سے کیا

پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کا موازنہ نازی لیڈر اڈولف ہٹلر سے کرتے ہوئے بین الاقوامی برادری سے کشمیر کے مسئلہ پر انہیں روکنے کی اپیل کی ہے۔ عمران خان نے جموں کو ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے نریندر مودی پر جموں و کشمیر کے لوگوں کو ہشت گردی کے راستے پر دھکیلنے اور راشٹر یوٹھ سیمکے (آر ایس ایس) کے ایجنڈوں کو لاگو کرنے کا بھی الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ ہندوستانی مسلمانوں کو یہ پیغام دیں گے کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لیے ہے تو آپ انہیں شدت پسندی کی طرف لے جائیں گے۔ (یو این آئی)

## ہندوستان کے گوباقوام متحدہ کے مشن کے سربراہ مقرر

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے ہندوستانی فوج کے ایک ریٹائرڈ افسر لیفٹیننٹ جنرل اچھت گوباکو اقوام متحدہ کے مشن کا سربراہ مقرر کیا ہے۔ مسٹر گوتیرس کے اعلان کے مطابق، ہندوستانی فوج کے ریٹائرڈ افسر، لیفٹیننٹ جنرل گوباکو، عملیاتی تال میل کمیٹی (آرسی سی) کی سربراہی کرنے کے علاوہ، سلامتی کونسل کی قراردادوں ۲۳۵۲ اور ۲۳۸۱ کے مطابق، اقوام متحدہ کے مشن کے سربراہ ہوں گے۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) گوباکو لیفٹیننٹ جنرل مائیکل لوپیس گارڈ کی جگہ لیں گے، جنہوں نے ۳۱ جنوری سے ۲۰۱۹ء تک آرسی سی اور اقوام متحدہ کے مشن کی سربراہی کی۔ (یو این آئی)

## جاسوسی کے الزام میں اخوان المسلمون کے ۱۱ سینئر ممبران کو عمر قید کی سزا

اخوان المسلمون کے ۱۱ سینئر ممبران کو فلسطینی تنظیم حماس کے لئے جاسوسی کے الزام میں مصر کی ایک عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کی رپورٹ میں عدالتی ذرائع کے حوالے سے بتایا گیا کہ سزا پانے والوں میں اخوان المسلمون کے سب سے بڑے رہنما (مرشد عام) محمد بدیع اور ان کے نائب خیرت الشاطر شامل ہیں۔ ان دونوں رہنماؤں کو عمر قید کی سزا سنائی گئی جس کی مدت مہر میں ۲۵ سال ہے۔ (یو این آئی)

## کر بلا میں یوم عاشور پر بھگدڑ، ۳۱ افراد ہلاک، ایک سوزھی

عراق کے شہر کر بلا میں یوم عاشور کے اجتماع میں بھگدڑ سے اطلاعات کے مطابق ۳۱ افراد ہلاک جبکہ ۱۰۰ زخمی ہو گئے ہیں۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق عراق کی وزارت صحت نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ہلاکتیں کر بلا میں یوم عاشور کے ماتمی جلوس میں بھگدڑ بچنے کے باعث ہوئیں۔ طبی عملے اور سیکورٹی کے ذرائع نے بتایا کہ زائرین کے ہجوم کے باعث ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافے کا خدشہ ہے۔ خیال رہے کہ دس محرم کو عراق، ایران اور دیگر ممالک سے ہر سال لاکھوں شیعہ زائرین یوم عاشور کے اجتماع اور عزاداری کے لیے کر بلا جاتے ہیں، اس سے قبل ۲۰۰۵ء میں عاشورہ کے دن عراقی دارالحکومت بغداد میں دریائے دجلہ کے ایک پل پر بھگدڑ بچنے سے کم از کم ۹۶۵ زائرین ہلاک ہوئے تھے۔ (بی بی سی لندن)

## تنازعات کے شکار خطوں کے ۲۴ ملین بچوں کو نفسیاتی مدد کی ضرورت

بچوں کی بھوک کے لیے کام کرنے والی بین الاقوامی تنظیم سیویڈی چلڈرن نے کہا ہے کہ تنازعات کے شکار علاقوں سے تعلق رکھنے والے ۲۴ ملین سے زائد بچوں کو نفسیاتی مدد کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں بچوں کی بھوک کے لیے کام کرنے والی نیسرس کارنی تنظیم حکومتوں پر زور دے رہی ہیں کہ وہ بچوں کے بچپن کو محفوظ بنانے کے لیے زیادہ اقدامات کریں، کیونکہ ایسے بچوں کی تعداد ۲۴ ملین سے تجاوز کر چکی ہے جو تنازعات کے شکار خطوں میں رہتے ہیں۔ ۱۴۳ ملین بچے ایسے شدید تنازعات کے شکار علاقوں میں رہتے ہیں جہاں سالانہ کم از کم ایک ہزار انہیں تنازعات کے سبب مارے جاتے ہیں۔ تنازعات کے شکار خطوں یا دہائوں سے ہجرت کر جانے والے افراد کا ۱۷ فیصد ایسا ہے جنہیں نفسیاتی مدد کی ضرورت ہے۔ گزشتہ دو برس کے دوران ترقیاتی امداد کا محض 0.14 فیصد بچوں کو نفسیاتی مدد فراہم کرنے کے لیے خرچ کیا گیا ہے۔ سیویڈی چلڈرن (Save the Children) کی رپورٹ میں بین الاقوامی سوانا کے علاوہ میانمار کی روہنگیا برادری کے بچوں کی صورتحال کو خاص طور پر واضح کیا گیا ہے۔ (ڈوٹے ویلے جرمنی)

## جبری مشقت کی نذر ہوتا لاکھوں بچوں کا بچپن

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں ساڑھے چار ملین سے زائد بچے ملازمت کرنے پر مجبور ہیں۔ جن میں سے بعض کام انتہائی خطرناک ہیں، جب کہ تنخواہ بہت کم، مشقت کرتے ہی بچے اس ملک میں کئی مقامات پر دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستان میں محنت مزدوری پر مجبور قریب چالیس لاکھ بچے تو نوکریاں چھتے ہیں، سڑکوں پر چھوٹی موٹی چیزیں بیچتے ہیں، ریسٹورانوں میں کام کرتے ہیں یا پھر مختلف ورکشاپوں میں کام کرتے ہیں۔ سڑکوں پر سارا دن گرمی، دھوپ یا بارش سے بے نیاز لاکھوں بچے کوڑے کرکٹ میں سے لوہے کے ٹکڑے، پلاسٹک اور دیگر ایسی چیزیں تلاش کرتے ہیں، جنہیں بیچ کر وہ ہر شام کچھ رقم اپنے ساتھ گھرا لائیں۔ گرمی سردی کی پرواہ کیے بغیر کوڑے کا تھپکا لکھنڈو پڑا لے لاکھوں معصوم بچوں دن بھر سڑکوں کی خاک چھاتی ہیں۔ جہاں جھوک پیاس لگی، کسی کا دروازہ کھٹکھٹایا، نہیں سے کچھ لیا تو ٹھیک، ورنہ آگے چل پڑیں، ہندوستان سمیت کم و بیش یہی حالت ایشیا اور افریقہ بر اعظم کے بیشتر ملکوں کی ہے، جہاں کوڑوں کی تعداد میں معصوم بچے اور بچوں کا بچپن مشقت کی نذر ہو رہا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ پوری دنیا میں پائلڈ لیبر کے خلاف عالمی دن منایا جاتا ہے، اس موقع سے خوب جشن ہوتا ہے اور بچوں کے مستقبل کو سنوارنے کے نام پر کروڑوں روپے جشن پراڑا دیے جاتے ہیں، لیکن اس کا عشرہ عیشی ان بچوں کے مستقبل کو سنوارنے پر خرچ نہیں کیا جاتا۔ (ڈوٹے ویلے)



## مفید غذائیں جنہیں مضر صحت سمجھا گیا

مومگ پھلی کا سے۔ اگر آپ صرف دو چمچ مومگ پھلی کھائیں، تو آپ کو ۸ گرام پروٹین حاصل ہوگی۔ لہذا سردیوں میں آدھی پیالی مومگ پھلی کھائیے اور اتنی پروٹین حاصل کیجیے جتنی پھلی کھانے سے ملتی ہے۔

عام ہزیوں میں پتے والی سبزیاں مثلاً پالک اور شارج گوہی بھی پروٹین کی حامل ہیں۔ تاہم ان سے سی پیالی چار پانچ گرام پروٹین ہی ملتی ہے۔

### آنکھوں کے لیے مفید غذائیں

آپ نے سنا ہوگا کہ گاجر، نارنجی رنگ کے پھل اور پتے والی سبزیاں بنائی کے لیے مفید ہیں۔ یہ بات سچ ہے۔ گاجر وٹامن اے کی ایک قسم بنا کر روٹین سے مالا مال ہے۔ یہ جیا تین آنکھ کے پردے (Retina) اور دیگر حصوں کی حفاظت کرتا اور انہیں تندرست رکھتا ہے۔ اسی طرح پتے والی سبز یوں میں دو اہم ضد تکسیدی مادے... یوٹن اور زینکھین ملتے ہیں۔ یہ مادے آنکھوں کو ایک خطرناک بیماری "میکولر ڈی جینریشن Macular Degeneration" سے محفوظ رکھتے ہیں۔

اٹھارہ بجی بصارت کے لیے مفید غذا ہے۔ یہ بھی درج بالا دو ضد تکسیدی مادے رکھتا ہے۔ نیز وٹامن سی کے حامل پھل (مانجا، کوا، اسٹاری وغیرہ) اور چربی پھلیاں بھی بینائی کو تقویت دینے والے غذائی مادے رکھتی ہیں۔

### دو سنہریے غذائی اصول

پہلا اصول یہ ہے کہ کبھی صرف پھل نہ کھائیے۔ وجہ یہ ہے کہ پھل کاربوہائیڈریٹ سے پُر ہوتے ہیں۔ لہذا محض پھل کھانے سے خون کی شکر پیلے بڑھتی اور پھر گھٹ جاتی ہے۔ اسی لیے صرف پھل کھانے کے ایک گھنٹے بعد عموماً بھوک لگتی اور تھکن محسوس ہوتی ہے۔ اس حالت سے بچنے کے لیے پھل کو پروٹین یا صحت مند چکنائی رکھنے والی غذا کے ساتھ کھائیے۔ یہ دونوں غذائی عناصر باہمی مکمل کرتے اور خون کی شکر کو بے قابو نہیں ہونے دیتے۔ کئی پھلوں کے ساتھ دی کا استعمال مفید پایا گیا ہے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ کھانوں کے ساتھ رنگ برنگ چٹنیاں بھی کھائی استعمال کیجیے۔ اس کے بجائے مرچ، اورک اور لہسن سے بنی چٹنی کھائیے۔ نیز سائیں میں ہلدی، دارچین، کالی مرچ استعمال کیجیے۔

دراصل مسالوں اور ہزیوں کے شامل کرنے سے نہ صرف کھانا چٹ پناہوتا ہے بلکہ وہ صحت بخش بھی بن جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ غذائی اشیاء کئی مفید مادے رکھتی ہیں، جو ایسے مختلف امراض مثلاً بلند فشار خون سے بچاتے اور ہمارے مامون نظام کو مضبوط بناتے ہیں۔

### رات نہیں شام کو کھانا کھائیے

پچھلے زمانے میں لوگ شام کو ۱۰ بجے ہی کھانا کھالیا کرتے تھے ان کا کہنا تھا کہ یوں انسان صحت مند رہتا ہے۔ مگر ہم بچوں کو ان کی منطقی سمجھ نہ آئی۔ اب سائنس نے دریافت کر لیا ہے کہ رات کے بجائے شام کو کھانا کھالینا مفید ہے۔

امریکا کی ویڈر بلٹ یونیورسٹی کے محققوں نے انوکھا تجربہ کیا۔ انھوں نے دس مردوزن کو چھ ماہ تک رات کے بجائے کھانا کھلایا۔ ساتھ ساتھ ان کا ہلی معائنہ بھی ہوتا رہا۔ چھ ماہ بعد انکشاف ہوا کہ ان لوگوں میں انسولین مزاحمت (Insulin resistance) ختم لے چکی۔

جب ہم کھانا کھائیں، تو ہمارے خون میں شکر جنم لیتی ہے۔ تب ایک ہارمون، جسم کی ہافٹوں (ٹشو) کو حکم دیتا ہے کہ وہ شکر جذب نہ ہو سکے، وہ تاکہ اسے بطور ایندھن استعمال کیا جاسکے۔ جو شکر جذب نہ ہو سکے، وہ چربی (Fat) بن جاتی ہے۔ لیکن جب کسی بھی وجہ سے ہافٹیں انسولین کے حکم پر عمل نہ کریں اور شکر کو انسانی جسم میں دندنا تا چھوڑ دیں، تو یہی حالت انسولین مزاحمت کہلاتی ہے۔ اسی حالت کے باعث انسان پھر ذیابیطس اور امراض قلب میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ زائد چربی وبال جان بن جاتی ہے۔

ماہرین کے نزدیک انسانوں میں جب یومیائی گھڑی (Circadian Clock) خراب ہو جائے، تو انسولین مزاحمت پیدا ہوتی ہے۔ یومیائی گھڑی ہی انسان کو سونے یا جاگنے کا سیکل دیتی اور دیگر جسمانی افعال انجام دیتی ہے۔ نتیجتاً انسان پر چربی چڑھنے لگتی ہے۔ ماہرین اب یومیائی گھڑی خراب ہونے کا

معائنہ کی سعی کر رہے ہیں۔ (بٹکر یہ منصف حیدر آباد ۲۳/۷/۲۰۱۹ء)

کی طرف خون کا بہاؤ عمدہ رہتا ہے۔ چنانچہ اپنی روزمرہ غذا میں ایک دو مرچیں شامل کیجیے اور ہارٹ ایک سے بچے رہیے۔

### غذائوں کو زیادہ غذائیت بخش بنائیے

ذیل میں ایسی آسان ترکیب پیش ہیں جن کے ذریعے آپ بعض غذاؤں کو زیادہ مفید بنا سکتے ہیں۔

#### (۱) گریپ فروٹ کو اچھی طرح چاہیے

وٹامن سی سے بھرپور گریپ فروٹ اپنے اندر کارآمد ضد تکسیدی مادے رکھتا ہے۔ اب ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ یہ پھل اچھی طرح چنایا جائے، تو زیادہ ضد تکسیدی مادے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ پھل موٹا پالم کرنے میں بھی مفید پایا گیا ہے۔

#### (۲) سلاڈا دیکن پہلے بنائیے

وجہ یہ ہے کہ یوں سلاڈا میں زیادہ ضد تکسیدی مادے جمع لیتے ہیں۔ طریق کار یہ ہے کہ سلاڈا کا کٹ کر پلاسٹک بگ میں رکھیے اور فریج میں رکھ دیجیے۔ ممکن ہو، تو بگ میں ٹشو پیپر رکھ دیجیے تاکہ زیادہ سے زیادہ نمی جذب ہو۔ اگلے دن سلاڈا استعمال کیجیے۔

#### (۳) زرد دانوں والی کھائیے

تقریباً سارا سال دستیاب رہنے والا اناج، مکئی بہت مفید غذا ہے۔ یہ معدنیات اور جیاتین کی کثیر مقدار رکھتا ہے۔ ان میں وٹامن بی، کالسیئم، پٹینٹیز، فاسفورس، زنک، تانبا اور فولاد نمایاں ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ گہرے رنگ کے دانوں والی مکئی زیادہ مفید ہوتی ہے کیوں کہ اس میں جیاتین اور معدنیات وافر مقدار میں موجود ہوتی ہیں۔

#### (۴) شاخ گوہی سب سے زیادہ ذمہ کیجیے

اب اکثر پاکستانیوں کو ان میں شاخ گوہی (Broccoli) بھی دکھائی دینے لگی ہے۔ یہ سبزی انسانی جسم میں وٹامن ڈی کی کمی دور کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ نیز جدید طبی تحقیق نے دریافت کیا ہے کہ شاخ گوہی ہمیں سرطان (کینسر) سے بھی بچاتی ہے۔

شاخ گوہی کو محفوظ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے پلاسٹک بگ میں رکھیے۔ پھر بگ میں کانٹے سے مناسب فاصلے پر چھوٹے چھوٹے سوراخ کر دیجیے۔ پھر یہ بگ فریج میں رکھیے۔ یوں شاخ گوہی نہ صرف تازہ رہے گی بلکہ اس کی غذائیت بھی بڑھ جائے گی۔

### پروٹین محض گوشت سے نہ لیں

انسان کو زندہ رہنے کے لیے پروٹین کی بھی ضرورت ہے۔ یہی ہافٹوں (ٹشو) کی تعمیر کرتے اور بطور ایندھن کام دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں یہ غلط نظر یہ پھیل چکا کہ پروٹین صرف گوشت اور دودھ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ حالانکہ تحقیق سے ثابت ہو چکا کہ خصوصاً سرخ گوشت کا حد سے زیادہ استعمال نقصان دہ ہے۔

انسانی جسم میں سرخ گوشت کی زیادتی سے نہ صرف بینائی متاثر ہوتی ہے بلکہ عمر بھی گھٹ جاتی ہے۔ نیز انسان مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف دالوں اور ہزیوں سے حاصل کردہ پروٹین وزن گھٹانی نیز دیگر فوائد پہنچاتی ہے۔ واضح رہے کہ انسان کو اپنے وزن کے حساب سے سی پیلوگرام پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا وہ درج ذیل پودوں سے آسانی سے پروٹین پاسکتا ہے۔

### سوڈا پیلی

دنائے نباتات میں یہی پھلی (سوڈا بین) سب سے زیادہ پروٹین کی حامل ہے۔ ایک پیالی (۱۵۰ گرام) پکی سوڈا پھلی کھانے سے ہمیں ۲۸ گرام پروٹین ملتی ہے۔ نیز پھلی وٹامن کے علاوہ ریوٹلا وین، فولاد، فاسفورس، میکیز جیسے اہم مادوں کا بھی خزانہ ہے۔ یاد رہے، ۸۵ گرام (ڈیڑھ چمچا تک) گوشت کھانے سے ہمیں ۲۸ گرام پروٹین حاصل ہوتی ہے۔

سوڈا پھلی کے علاوہ دیگر اقسام کی پھلیاں مثلاً سیاہ پھلی، چنا، دالیں، اور مٹر بھی پروٹین کے حامل ہوتے ہیں۔ ان میں سی پیالی ۱۹ تا ۱۳ گرام پروٹین پائی جاتی ہے۔ لہذا بہتر ہے کہ انہیں کھا کر پروٹین پائیے، نہ کہ سرخ گوشت کھا کر اپنی صحت برباد کر لیں۔

### مونگ پیلی

پھلوں اور دالوں کے بعد مغزیات زیادہ پروٹین رکھتے ہیں اور ان میں پہلا نمبر

چندون قبل ایک رسالے میں پڑھا کہ سفید چاول نہ کھائیے کیوں کہ اس میں غذائیت بخش اجزاء کم ہوتے ہیں۔ جبکہ چھوڑے چاولوں میں معدنیات اور وٹامن زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ سفید چاولوں کی حیثیت تنازع ہے۔ کئی امریکی ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ سفید اور چھوڑے چاولوں کے درمیان بلحاظ غذائیت زیادہ فرق نہیں۔ بعض ماہرین غذائیت کے نزدیک تو سفید چاول بہتر ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ سفید چاول کھانے سے ہمارے جسم میں نائٹروجن زیادہ دیر تک موجود رہتی ہے۔ یہ کیس پھر ہمارے عضلات کو مضبوط بناتی ہے۔ سفید چاولوں کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان میں شامل پوٹاشیم اور فاسفورس ہمارے جسم میں بخوبی جذب ہوتا ہے۔ جبکہ چھوڑے چاولوں میں موجود نائٹریٹ (فائبر/آئین) ہمارے بدن میں زیادہ مقدار میں جذب نہیں ہونے دیتا۔

### سرخ گوشت

سفید چاول کی طرح سرخ گوشت کے متعلق بھی کئی منفی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔ حالانکہ جدید تحقیق نے انکشاف کیا ہے کہ پھلی، سرخ اور گائے بھینس کے گوشت میں بلحاظ غذائیت زیادہ فرق نہیں اور نہ ہی سرخ گوشت انسان کو کسی دوسرے گوشت کی نسبت نقصان پہنچاتا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ سرخ گوشت کھانے والے دیگر غیر صحت بخش عادات مثلاً سگریٹ نوشی، شراب نوشی، پھل و سبزیاں نہ کھانے وغیرہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لہذا سرخ گوشت نہیں بلکہ یہی غیر صحت مند طرز زندگی انہیں متفرق بیماریوں میں مبتلا کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سرخ گوشت انسانی بدن میں ایچ ڈی ایل (کولیسٹرول) کی مقدار بڑھاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ گوشت میں سٹیئرک (Stearic) ایسڈ (سٹیئرک ایسڈ کی ایک قسم) اور اولیک (Oleic) ایسڈ قلب دوست مولو سچے ریٹینٹ (ملنے ہیں۔ یہ دونوں ہمارے جسم میں ایچ ڈی ایل کی سطح بڑھاتے ہیں۔ ڈاکٹر کول رویت مشہور امریکی ڈاکٹر ہے۔ وہ کہتی ہے:

"سرخ گوشت قلب و بدن کے لیے مفید ایسی چکنائیوں (Fats) کا مرکب ہے جو کسی اور غذا میں نہیں ملتیں۔ مگر یہ ضروری ہے کہ چربی سے پاک گوشت کھایا جائے۔"

### کھیتی کریم (Sour Cream)

مغربی کھانوں کی تیاری میں کھیتی کریم عام استعمال ہوتی ہے۔ یہ عام کریم کا خمیر اٹھا کر بنائی جاتی ہے۔ اس میں چکنائی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اسی لیے ڈاکٹر کھیتی کریم سے دور رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ اتنی مضر صحت نہیں۔

وجہ یہ ہے کہ کھیتی کریم دیگر کریموں کی نسبت کم حرارے رکھتی ہے۔ مثلاً ایک بڑے چمچ ماویزی کی نسبت کھیتی کریم کی اتنی ہی مقدار نصف حرارے رکھتی ہے۔ نیز یہ ایک گلاس دودھ سے بھی کم سچے ریٹینٹ چکنائی کی حامل ہے۔ لہذا معتدل مقدار میں کھیتی کریم کا استعمال مضر صحت نہیں۔

### کافی

یہ مشروب بھی اسی وقت انسان کو فائدہ پہنچاتا ہے جب اسے معتدل مقدار میں نوش کیا جائے۔ مثلاً جدید تحقیق نے افشا کیا ہے کہ مردوزن روزانہ دو پیالی کافی نہیں تو امراض قلب جیسے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ نیز ذیابیطس قسم ۲ سے بھی بچاؤ ممکن ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص روزانہ کافی کی چار پانچ پیالیاں چڑھانے لگے، تو ان کا نقصان ہوتا ہے۔ وہ پھر مختلف بیماریوں کا نشانہ بن جاتا ہے۔

### سبز سرخ مرچ

پچھلے ماہ بائک کا ٹنگ یونیورسٹی کے محققوں نے ایک انوکھا تجربہ کیا۔ انھوں نے مسلسل چار ہفتے تک دس چھوٹوں کو ایسی غذا کھائی جس میں کاپسایسینڈز (Capsaicinoids) کی کمی تھی۔ یہی کیمیکل سرخ و ہزمرچ کو تیز ذائقہ عطا کرتے ہیں۔

جب چار ہفتے بعد چھوٹوں کا ہلی معائنہ ہوا، تو ماہرین کو یہ جان کر حیرت ہوئی کہ ان میں ٹری کولیسٹرول (LDL) کی سطح کم ہوئی۔ جب وجہ جاننے کی سعی ہوئی، تو پتا چلا کہ چھوٹوں کے کیمیکل کاپسایسینڈز اس جین کو کل کام نہیں کرنے دیتے جو شریاؤں کو تیز دیتے ہیں۔ نتیجتاً ہمارے عضلات پر سکون رہتے ہیں اور قلب

## ملک کے موجودہ حالات میں ہمارا لائحہ عمل

### کلیم الحفیظ

ملک اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے، وہ ناگفتہ بہ ہیں۔ صاحب اقتدار طبقہ کے جو ارادے ہیں وہ تشریح میں مبتلا کرنے والے ہیں۔ ملک کے یہ حالات یوں تو تمام باشندگان کے لیے ہی ناموزوں ہیں لیکن مسلمان سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔ ان حالات میں عام طور پر قوموں کے سامنے دو ہی راستے ہوتے ہیں۔ ایک راستہ مایوسی کا شکار ہو کر خود سپردی کر دینا، دوسرا راستہ حالات کے مطابق پالیسی بنا کر حالات کو اپنے موافق بنا لینا، پہلا کام بہت آسان ہے اس کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں بس ذلت سہنے کی عادت ڈالنا ہے۔ البتہ دوسرا کام مشکل ضرور ہے، مگر ناممکن نہیں ہے۔ پہلے کام کے نتیجے کے لیے کسی انتظار کی ضرورت نہیں دوسرے کام کے لیے انتظار اور صبر کی ضرورت ہے۔ میری نظر میں درج ذیل چند نکات ہیں جن پر عمل شروع کیا جائے تو تیس سے پچیس سال میں مثبت نتائج کی توقع ہے۔

**ایمان و عقائد کا جائزہ لیجیے :** سب سے پہلی چیز ایک مسلمان کے لیے اس کا ایمان ہے۔ ایک مومن کو اسباب کی ضرورت تو ہوتی ہے مگر وہ اسباب کا پابند نہیں ہوتا۔ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ اس پر گواہ ہے۔ ۳۱۳ افراد ایک ہزار کو شکست دیتے ہیں۔ یہاں دریا پار کر کے کشمیاں جلا دی جاتی ہیں، یہاں دریا میں گھوڑے سمیت پوری فوج کود جاتی ہے۔ یہ محض ایمانی قوت ہے جو مومن کو بے نتیجہ بھی نہ صرف لڑنے کی ہمت دیتی ہے بلکہ شجاعت بھی کرتی ہے۔ ہمیں اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے، اللہ پر ایمان کا تقاضا ہے کہ ہماری ساری امیدوں کا وہی مرکز ہو، رسول پر ایمان کا اثر ہمارے اخلاق سے نمایاں ہو، آخرت کی جواب دہی کا تصور ہمیں ایمان کے معنای کام کرنے سے روکنے کے لیے کافی ہو۔ جو انسان اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ جو شخص اپنے اخلاق میں نبی کے اسوہ کو سامنے رکھتا ہے وہ محبوب خلائق بنی نہیں محبوب ملائک بھی ہوتا ہے۔

**اقتراء پر عمل کیجیے :** مسلم ملت کا زوال مال و دولت کی کمی سے نہیں، بلکہ تعلیم کی کمی اور اخلاقی گراؤت سے آیا ہے، دو درواں کے مسلمان اگرچہ بہت زیادہ کتابی علم نہیں رکھتے تھے مگر وہ کتب نبوی کے سندر یافتہ تھے، وہ وہم و گمان کے درمیان یقین کی شمع تھے، میں نے تعلیم کے لیے اقراء کا لفظ بطور اصطلاح استعمال کیا ہے، مسلمانوں کے نزدیک تعلیم محض حروف شناسی یا ہندسہ شناسی کا نام نہیں ہے، بلکہ خود شناسی و خدا شناسی کا نام تعلیم ہے۔ ہمارے پاس مدارس، اسکول، کالج، مساجد خاطر خواہ تعداد میں ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکول اور کالج خدا شناسی کے علم کو اور مکتب و مدارس خود شناسی کے علم کو اپنے نصاب میں شامل کریں۔

**بازار پر پیکڑ بنائیے :** روپیہ پیسہ دھن دولت اللہ کی نعمت ہے۔ اسے حاصل کرنے میں محنت کیجیے۔ اپنے کاروبار کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیجیے۔ اپنے ڈاکیومنٹیشن کو اپڈیٹ رکھیے، کاروبار میں ایک دوسرے کی معاونت کیجیے۔ پیسہ خرچ کرنے میں بھی احتیاط سے کام لیجیے۔ فضول خرچی پر قابو پائیے، غیر اسلامی رسومات کو ترک کر دیجیے، بچت کا مزاج بنائیے، ایسے کاموں پر دل کھول کر خرچ کیجیے جس کا مثبت نتیجہ نکلے والا ہو، مثلاً بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں کوئی مجموعی مہم کیجیے۔ اچھی تعلیم دلا کر بچے کا میاں ہوگا تو اس کی پوری تعلیم جو پیسہ خرچ کیا گیا ہے وہ ایک سال میں مکمل کر دے گا۔ معاشی استحکام بہت ضروری ہے۔ ہم میں سے جو لوگ مال دار ہیں وہ اپنے غریب اور کم زور احباب و رشتہ داروں کو سہارا لگائیں البتہ بھیک مانگنے کی حوصلہ شکنی کی جائے، بلاسودی قرض اسکیم یا اجتماعی زکاۃ فنڈ قائم کر کے بھی بے روزگاری دور کی جاسکتی ہے۔ زکاۃ کو بے اثر ہونے سے بچائیے۔

**سیاسی قوت کا حصول :** آزادی کے بعد سب سے زیادہ نقصان ہمیں سیاسی میدان میں ہوا ہے، گزشتہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں سیکولر پارٹیوں کے رویہ نے امید کے سارے چراغ گل کر دیے ہیں۔ اب ہمیں نئے سرے سے چراغ جلانے ہوں گے۔ میرا خیال ہے مسلمان لوکل باڈیز پر زیادہ توجہ دیں، وہاں سرکاری اسکیموں کو ایمان داری سے نافذ کریں، ملک میں پتھلوں اور نگر پائیکوں اور ہزاروں گرام پنچائیتوں کے کھلیا آج بھی مسلمان ہیں وہ ترقی و خوشحالی کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں بنائیں، اگر لوکل باڈیز میں ہم خود کو انسانیت کے لیے مفید بنائیں تو آگے کے راستے بھی کھل سکتے ہیں، اسمبلی و پارلیمنٹ کے لیے اپنی قیادت کو کھڑا کرنے اور مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری سیاسی لیڈر شپ کو بھی اپنا جائزہ لینا چاہیے اور دیکھنا چاہئے کہ انھوں نے ملت کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کیا کام کیے ہیں۔

**خواتین کا خطر انداز مت کیجیے :** آخر میں ایک گزارش یہ کہ ہماری خواتین جو ہماری آبادی کا نصف حصہ ہیں یعنی ہمارے نصف سرمایہ ہیں اور نصف طاقت بھی ان کو نظر انداز کر کے ہمارا مستقبل بھی روشن نہیں ہو سکتا۔ ہمارے عروج کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر مرحلہ، ہر منزل اور ہر قدم پر ہماری کامیابی میں خواتین نے اہم رول ادا کیا ہے۔ خواتین کے سرمایہ کی حفاظت بھی کرنا ہے اور کام میں بھی لانا ہے۔ تعلیم یافتہ، ڈاکٹرز، انجینئرز خواتین کی تعداد اگرچہ آبادی کے تناسب سے کم ہے لیکن جو بھی ہے اس کو سلیف سے مستقبل کی تعمیر میں لگایا جائے تو کامیابی کے جلد امکانات ہیں۔

میں نے چند قابل عمل تجاویز آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ خلوص، ایمان داری اور ایثار کے جذبہ سے اگر ان تجاویز کی مانگرو پلاننگ کر کے ان پر عمل کیا گیا تو ہماری آنے والی نسلیں نیا ہندوستان دیکھیں گی ورنہ انھیں آج کے مینار اور کل کے ہندوستان میں فرق کرنا مشکل ہو جائے گا۔

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں

ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

## معاشرے کا اخلاقی بگاڑ

### ارم فاطمہ

معاشرہ اکائی سے بنتا ہے۔ ہر شخص معاشرے کا حصہ ہے۔ ہم خود کو نہیں، معاشرے کو بدلنا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں ہر برائی اور خرابی دوسروں میں ہے۔ اس منفی سوچ کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر فرد اپنی ذات سے ہٹ کر دوسروں میں خرابیاں اور برائیاں دیکھنے لگتا ہے۔ ہم اپنی ذمے داریوں سے صرف نظر اور اپنی برائیوں کا جواز پیدا کرتے ہیں۔

ہم سب ذاتی مفادات پر مبنی زندگی گزارتے ہیں۔ ہمارے سامنے کوئی بڑا اجتماعی مقصد نہیں ہے۔ دوسری اقوام حب الوطنی کے جذبے سے، یک جہتی اور افرادی و اجتماعی شناخت کے بھر پور احساس سے اپنی بقاء و تحفظ اور فروغ کے لیے قربانی دیتی ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنے لیے ایک نظریہ حیات تخلیق کیا ہے، جو اسلام کی صورت میں ہمیں پہلے سے حاصل تھا، ایسے میں ضروری تھا کہ نعرہوں کے بجائے، تعلیم کے ذریعے اسلامی تصورات کو ذہنوں میں زندہ کیا جاتا، معاشرے میں اسلام کے فروغ کو ہدف بنایا جاتا۔ اسلام اور شریعت کی درست تصویر سامنے لائی جاتی۔

اصل بات یہ ہے ہم بہ حیثیت مسلمان اپنے مقصد اور نصب العین کو بھلا چکے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ایک قوم بننے کی واحد امید اسلام ہے، کیوں کہ یہی وہ واحد پہلو ہے جو ہمیں متحد کر سکتا ہے۔ دین کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ بندوں کے حقوق ادا کیے بغیر رب کو راضی نہیں کیا جاسکتا۔ ہم اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بنانے کی بھر پور سعی نہیں کرتے اور دوسروں تک ہی بات پہنچانے میں دل چسپی نہیں رکھتے۔ ہمیں دوسروں کو ان کے فرائض یاد دلانے کے ساتھ اپنی ذمے داریاں بھی یاد رکھنا چاہئیں۔

دین کا ظاہری ڈھانچہ بھی فکری اور عملی سطح پر انسان کے اخلاق و کردار کو سنوارنے میں مددگار ہوتا ہے۔ جیسے کہ خدا کو مجبور اور سب سے بڑا ماننے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہم سارے انسان برابر ہیں۔ اچھے عمل کے سوا کسی کو فضیلت نہیں۔ نماز بڑائیوں سے روکتی ہے۔ روزہ، خدا کی نعمتوں کی قدر و قیمت کا احساس دلاتا اور حدود کی پابندی کی تربیت دیتا ہے۔ زکوٰۃ خدا کی محبت کے ساتھ مال و دنیا سے بے رغبتی اور فقراء کی مدد کا جذبہ پیدا کرتی ہے، حج اور عمرہ نہ صرف خدا کے نزدیک لاتا ہے بلکہ ایک معاشرے میں رہتے ہوئے دیگر افراد کے ساتھ رواداری اور اچھا سلوک کرنے کا درس بھی دیتا ہے۔

ہم لوگ کثرت سے اپنے معاشرے کے اخلاقی ریڈر گزٹ گو کرتے اور اپنی فکر مندی کا اظہار کرتے ہیں، لیکن اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ ہم بھی اس قوم اور معاشرے کے فرد ہیں۔ اس صورت حال میں صرف انفسوں کے ہم اپنی جان نہیں چھڑا سکتے، یہ ہماری مذہبی، قومی، اخلاقی ذمے داری ہے کہ اپنی حد تک غلط رویوں کے خلاف جدوجہد کریں۔ اپنی ذمے داری پوری کریں۔ جو لوگ اپنی قوم اور معاشرے کو بھول کر اپنی ذات تک محدود ہو جاتے ہیں، صرف باتوں اور تمبروں پر گزارا کرتے ہیں، تاریخ بتاتی ہے وہ خسارے میں رہتے ہیں، آج ہم بھی اسی خسارے کا شکار ہیں، ہمارے معاشرے، خاندان اور قومی اداروں میں اس خسارے کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ معاشرہ کس تیزی سے تخریب کا شکار ہے، اگر اب بھی ہم نے آنکھیں نہ کھولیں تو ہم اپنی شناخت کھو دیں گے اور یہ بدترین خسارہ ہوگا۔

### بقیہ نماز کا ریاضتی پہلو

**خلاصہ کلام :** مجھے معلوم نہیں کہ میں اپنی بات سمجھانے میں کس حد تک کامیاب ہوئی ہوں؟ تاہم آسان الفاظ میں میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ انسان کی جسمانی، روحانی اور اخلاقی صحت میں کتنا ہی توانائی کے کردار کا جو قدیم وجدید فلسفہ ہے، جسے پانے کے لیے لوگ یوگا یا سہجی دوسری مشقیں کرتے ہیں، نماز اس پر پوری طرح کامیاب اترتی ہے، بلکہ یوگا اور دوسری مشقوں سے کہیں بڑھ کر فائدہ دیتی ہے۔ تاہم یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ نماز ریاضت سے بڑھ کر عبادت ہے اسے عبادت سمجھ کر ہی بڑھانا چاہئے، نماز کی شان بہت اعلیٰ اور ارفع ہے، کسی چیز سے اس کا تقابل نہیں کیا جاسکتا ہے، ہمارا رب بہت علم اور حکمت والا ہے، وہ جس چیز کا حکم کر دے اس میں خود انسان کے فائدے نہ پہنچا ہوتے ہیں، مگر انسان کی عقل ان تک نہیں پہنچتی، نماز کے جو سائنسی فائدے اب سامنے آئے ہیں، وہ ابھی ماضی قریب تک بھی لوگ نہیں جانتے تھے اور جی بتاتی تو یہ ہے کہ نماز کے فائدے نہیں ختم نہیں ہو جاتے۔ ابھی انسانی عقل اور ترقی کر کے، شعور آگے کی چٹنی منزلیں سر ہوں گی، انسان علم کی روشنی میں نماز کے عجائبات اور حیرت انگیز فوائد سے واقف ہوتا چلا جائے گا، مگر وہ بھی اس کا محدود علم ہی ہوگا۔

**حرف آخر :** جو چیز اس مضمون کو لکھنے کا محرک بنی وہ مسلم طبقوں میں یوگا کے فوائد پر کیے جانے والے چرچے ہیں، اچھے اچھے قلم کاروں نے اپنا زور قلم یوگا کے فوائد سے مسلم عوام کو روشناس کرانے میں صرف کیا ہے، بعض ایسے مضامین میں نے خود پڑھے ہیں، مسلم یوگا کے فوائد پر سائنسی تحقیقات پیش کی جارہی ہیں، جس سے بلا مبالغہ ہمارا روشن خیال طبقہ متاثر ہو رہا ہے، اور کہیں نہیں سے یوگا کو محض ایک ورزش کے طور پر قبول کرنے کی بھی آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ مجھے اپنی کامیابی اور کم علمی کا بھر پور احساس ہے، اس کے باوجود میں متبادل طب کے ایک طالب علم کی حیثیت سے یوگا کے فلسفہ کو جتنا جانتی ہوں اس سے لوگوں کو واقف کرانا اور یوگا کے گرد و غبار سے نماز کی شان کو بلند کرنا اپنا ایمانی فرض سمجھتی ہوں، سائنسی و طبی تحقیقات سے ہٹ کر یوگا کے مقابلہ میں نماز کی فضیلت کا جائزہ میری اپنی جستجو اور تحقیق ہے، ایک طالب علم کی حیثیت سے میں نے توانائی کی لہروں اور ان سے علاج کے بارے میں جو مطالعہ کیا ہے درج بالا مضمون اسی کا خلاصہ ہے۔

## مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

## ملی سرگرمیاں

## معیاری تعلیم حاصل کرنے والوں کے لیے بند دروازے کھلتے ہیں

امارت شریعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام منعقد جلسہ تعلیم اسناد و اعانات سے حضرت امیر شریعت کا خطاب دنیا کے تمام ماہرین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ طلبہ و طالبات کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دینے سے ان کے لئے ترقی کی راہیں آسان ہوتی ہیں، کچھ گزرنے کا جذبہ ابھرتا ہے، لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آزادی کے ستر بہتر سال میں ایک ایسی نسل تیار ہوئی جن میں سے بیشتر اردو سے ناواقف ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ یہودی تعلیم کے میدان میں ترقی کر رہے ہیں، سب سے زیادہ نوبل پرائز یافتہ یوں نے حاصل کی ہے، انہوں نے اپنے ”عبر“ (Hebrew) زبان کو بائیس تیس سو سال تک گھروں میں زندہ رکھا، اور اس کا اثر یہ ہوا کہ جب اسرائیل اٹھیا بنا تو اسرائیل کی سرکاری زبان یہی ”عبر“ (Hebrew) قرار پائی، ان خیالات کا اظہار منگل اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ نے امارت شریعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام منعقد جلسہ تعلیم اسناد و اعانات کے برائے طلبہ و طالبات میں کیا۔ امارت شریعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے شعبہ آئی ٹی، کمپیوٹر و الیکٹرونک اور مولانا نعمت اللہ رحمانی پارامیڈیکل کے تحت تیار کردہ اور ہونا ہر تہائی نبرات کے ساتھ زیادہ حاضر رہنے والے طلبہ کو اسناد و اعانات سے نوازتے ہوئے حضرت امیر شریعت نے طلبہ کو نصیحت دی کہ کتابوں کو پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں، اساتذہ کی گفتگو کو دھیان سے سنیں، اس سے آپ کا مستقبل روشن ہوگا، آج کل عام طور پر ٹیکنیکل کے طلبہ اردو زبان میں رپورٹ تیار کرنے میں پچھلیا ہٹ محسوس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ٹیکنیکل آدمی ہوں، مجھ سے کیا پوچھا جاتا ہے، یہ افسوس کی بات ہے، زبان پر آپ کی قدرت ہوئی زبان اپنی تہذیب اور اپنا مذہب جب ہم خود محفوظ رکھیں گے تو اس کے خوشگوار اثرات دور تک مرتب ہوں گے، حضرت امیر شریعت نے طلبہ و طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ: میں دعا کرتا ہوں کہ آپ اونچی اونچی منزلوں تک پہنچیں آپ کا خواب آئی ٹی ہونا چاہئے؛ جب اس طرف بڑھیں گے تو مشکلات پر بھی قابو پائیں گے۔ معیاری تعلیم کے ذریعہ ہی بند دروازے کھلتے ہیں۔ حضرت امیر شریعت نے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے پر زور دیا اور موجودہ چیزیں سے کہا کہ مزید بہتری کے لیے حوصلہ مندی کے ساتھ اقدام کریں۔ ناظم امارت شریعیہ مولانا انیس الرحمن قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ امارت شریعیہ نے منگلی تعلیم کے ساتھ دینی و عصری و اعلیٰ تعلیم پر بھی خاص توجہ دی، جس کے نمایاں اثرات محسوس کیے جا رہے ہیں اس سے بچوں کے اندر حوصلہ بلند ہو رہا ہے۔ آگے بڑھنے کا جذبہ بھی بڑھ رہا ہے، آپ لوگ انسانیت کی خدمت کو عبادت سمجھیں اور دوسرے جو جوانوں کو بھی ہنرمند بنانے کی جدوجہد کریں مولانا محمد شہلی القاسمی صاحب نائب ناظم امارت شریعیہ نے کہا کہ امارت شریعیہ کے کارپلٹ کے مختلف مسائل اور ان کی زندگی کے مختلف شعبوں پر نظر رہی ہے۔ فکب زماں امیر شریعت رابع حضرت مولانا سید محمد نعمت اللہ رحمانی نے ملت کے نو نیاہوں کے روشن مستقبل کے تین ٹیکنیکل تعلیم کا مضبوط منصوبہ بنایا جو آہستہ آہستہ مستحکم ہوتا گیا، اور آج وہ ایک شہر اور درخت کی مانند ٹھہرا ہے اور اس کی مندی کے ساتھ موجودہ امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ امارت کے تمام شعبوں کو ترقی دے رہے ہیں۔ انہوں نے انہی پورے میں امارت پبلک اسکول اور گریڈ بی میں اپنی قائم کرنے کا فیصلہ لیا ہے اس سلسلہ میں رانچی سے متصل ایک مقام پر اسکول قائم کرنے کا ارادہ ہے، اور انہی کی مقامات پر امارت پبلک اسکول کھولے جانے کی تیاری چل رہی ہے، ڈاکٹر عثمان غنی گریس کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ ہارون نگر کی بالائی منزل پر پارامیڈیکل کا شعبہ قائم ہونا ہے۔ حضرت امیر شریعت نے طلبوں کو تعلیم کے ساتھ ہنر مند بنانے کی بھی برابری کرتے رہتے ہیں اور عصری علوم و فنون کے میدان میں بھی حضرت کے بلند عزائم ہیں؛ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آپ کو اپنی زندگی کا مقصد طے کرنا ہوگا کہ آپ کو کیا بنانا ہے، اس لیے کہ انسان وہی بنتا ہے جو وہ بنانا چاہتا ہے۔

امارت ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے سکریٹری جنرل و نائب ناظم امارت شریعیہ مولانا اسماعیل احمد ندوی نے اپنے خطبہ استقبال میں کہا کہ اس ٹرسٹ کے تعلیمی ادارے سے اب تک ۲۲۶۱۹ طلبہ و طالبات تعلیم و ہنر سے آراستہ ہو کر ملک اور ملک سے باہر بارڈر گارڈز کی گذر رہے ہیں۔ امارت شریعیہ کا یہ عظیم تاریخی کام نامہ ہے۔ مجھے یہ بات کہنے میں بھی کوئی دریغ نہیں کہ حضرت امیر شریعت مدظلہ کی مقررانہ بصیرت، مدبرانہ سرپرستی کی وجہ سے صرف امارت شریعیہ بلکہ ٹیکنیکل کے جسم تعلیمی اداروں کے معیار اور وقار میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے، ہم دعا کرتے ہیں کہ حضرت والائی کی سرپرستی دیر تک حاصل رہے تاکہ کام بڑھتا رہے، پھیلتا رہے اور امارت شریعیہ کا کاروان تیزی کے ساتھ ترقی کی راہ پر چلتا رہے۔ مولانا مفتی محمد شہناز الہدی قاسمی نائب ناظم امارت شریعیہ نے کہا کہ یہ دور پیشینہ کا دور ہے مارکیٹ میں جولوگ اچھی صلاحیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ ترقی کرتے جا رہے ہیں آپ کو بھی اپنا معیار تعلیم بڑھانا ہے مولانا مفتی نذرتوحید مظاہر نے کہا کہ امارت شریعیہ نے مختلف محاذ پر ایک تحریری انداز میں کام کیا اور الحمد للہ اس کے مفید اثرات رونما ہو رہے ہیں۔ مولانا پروفیسر شکیل احمد قاسمی نے کہا کہ امارت شریعیہ صاف قدم اور نافع جدید کی بنیاد پر کام کر رہی ہے، تاکہ قوم و ملت بہترین شہری بن کر زندگی گذار سکے۔ پروفیسر عبدالغفور صاحب ایم ایل اے نے کہا کہ امارت شریعیہ کی حسن کارکردگی پر غیروں کو بھی رشک آتا ہے، اس لیے ہم امارت شریعیہ کے تمام ذمہ داروں کا رکنان اصحاب کو مبارکباد دیتے ہیں، جناب عبدالقیوم انصاری صاحب چیئرمین بہار اٹھائیس مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ نے کہا کہ امارت شریعیہ نے تعلیمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں، جس سے اخلاقی قدروں کو فروغ حاصل ہوا ہے، ہم بھی ملحقہ مدارس میں اس سچے پیکام کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ جناب شمس الحسن بھی صاحب نے کہا کہ یہ دور مقابلہ جاتی ہے، بہت اور محنت سے کام کرنے سے ترقی کے دروازے کھلتے ہیں اس لیے وقت کو برباد نہ کیے بغیر پوری توجہ تعلیم پر صرف کریں۔ مولانا مفتی وصی احمد قاسمی صاحب نائب قاضی امارت شریعیہ نے ٹیکنیکل تعلیم کی افادیت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر حضرت امیر شریعت منگل اسلام مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ کے دست مبارک سے ٹرسٹ کے تحت چلنے والے تعلیمی ادارہ آئی ٹی، مولانا نعمت اللہ رحمانی پارامیڈیکل، عثمان غنی گریس کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ، امارت انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ الیکٹرونکس، نیز درجہ جگنو پورینے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ و طلبہ و اعانات و اسناد سے نوازا گیا۔ حضرت امیر شریعت کے مبارک ہاتھوں

سے جناب شعیب احمد خان صاحب رٹائرڈ آئی پی ایس افسر کی تصنیف کردہ تین کتابوں کا اجراء ہوا، اجلاس کی نظامت نائب ناظم امارت شریعیہ مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نے بحسن خوبی انجام دی، اس اجلاس مولانا ابوالکلام ستھی مولانا متین الرحمن صاحب قاسمی، جناب صابر حسین صاحب، جناب سید شرف علی، جناب امتیاز احمد کرمی صاحب ڈائریکٹر اردو ڈائریکٹوریٹ منگل راج بھاشا، جناب ڈاکٹر اظہار احمد صاحب، جناب اشرف استخوانی صاحب، جناب ربیعان علی صاحب، جناب ارشاد اللہ صاحب چیئرمین سنی وقف بورڈ، مولانا محمد کرم ندوی، جناب ڈاکٹر ایس ایم شہزاد صاحب میڈیکل سائنسز مولانا سجاد میموریل اسپتال، جناب ڈاکٹر ثار صاحب ایڈیشنل مولانا نعمت اللہ رحمانی میموریل پارامیڈیکل انسٹی ٹیوٹ، ڈاکٹر سید کمال وارث، جناب مولانا رضوان احمد ندوی کے علاوہ شہر کے مختلف سیاسی سماجی خدمت گاروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی، امارت شریعیہ مولانا سجاد اسپتال اور ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ نیز المعبد العالی کے اساتذہ و طلبہ بھی شریک اجلاس ہوئے۔ (رپورٹ ٹرسٹ)

## امریکی یونیورسٹی کے پروفیسر شعبہ عربی وانی الدوریہ جامعہ رحمانی میں

مشہور ماہر تعلیم محترم وانی الدوریہ پروفیسر عربی زبان و ادب کیلیفورنیا انسٹیٹیوٹ یونیورسٹی امریکہ ان دنوں مشہور دینی و تربیتی ادارہ جامعہ رحمانی منگل کے دورہ پر ہیں اور مختلف نشستوں کے ذریعہ جامعہ رحمانی کے اساتذہ و طلبہ سے اپنے تعلیمی و تدریسی تجربات متفق کر رہے ہیں، ۱۲ ستمبر تک منگل میں رہیں گے، یہ جامعہ رحمانی منگل کا ۱۱ کلاس اور دورہ ہے، اس سے پہلے وہ ۲۰۱۸ء میں تشریف لائے تھے، امیر شریعت منگل اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی کے صاحبزادہ محترم مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی کوششوں سے وہ منگل آتے ہیں۔ محترم وانی الدوریہ نے دوران تدریس اساتذہ کو پیش آنے والی مشکلات کو سنا اور اپنے لائے تدریسی تجربات کی روشنی میں ان کا حل بتایا، انہوں نے طلبہ سے محبت سے پیش آنے اور انہیں تدریس و تربیت دلا کر تعلیم حاصل کرنے پر آمادہ کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ طلبہ اللہ کی آپ کے پاس امانت ہوتے ہیں، پوری جواب دہی کے ساتھ انکو تیار کرنا آپ کا فریضہ ہے، انہوں نے اساتذہ کو متواضع شفیق اور نیک سارنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ ماہر نفسیات کی طرح طلبہ کے مزاج و انداز کو پہلے ٹھوٹیں، پھر اسکے مطابق اسے تعلیم و تربیت دیں، طلبہ کو فکری آزادی دینے پر بھی انہوں نے زور دیا، انہوں نے کہا کہ تدریس ایک فن ہے، اصول تدریس سے اساتذہ کی واقفیت نہایت ضروری ہے، ہر کوئی اساتذہ نہیں ہو سکتا، اصل اساتذہ وہ ہے، جو اپنا جوہر طلبہ میں منتقل کر دے، علما تو بہت ہیں مگر سب میں تدریس کی صلاحیت نہیں ہوتی، انہوں نے تعلیم و تدریس کیلئے جدید آلات و وسائل مثلاً کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ کے استعمال کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ زمانہ ساقی کا ہے، اس لئے ہم ان چیزوں کو تسلیم رکھنا کہ ضروری ہے، بہت جلد وہ دور آنے والا ہے جب کتابیں مطبوعہ شکل میں نایاب ہو جائیں گی، انہوں نے کہا کہ یہ دکھ کی بات ہے کہ امت مسلمہ ان چیزوں کا استعمال کر رہی ہے مگر لائین اور غیر ضروری چیزوں میں، افسوس ہے ہم نے ان آلات کے استعمال کرنے میں ہمیشہ سستی دکھائی اور دوسری قوموں سے چستی رکھائی جس کا نتیجہ یہ کہ وہ آگے ہو گئے اور ہم پیچھے رہ گئے، انہوں نے کہا کہ اللہ نے ہمیں امت اقراء بنا دیا ہے، یعنی بڑھنے والی امت اور لاتقراء، یعنی نہ بڑھنا ہم نے اپنا نشیوہ بنا لیا ہے، انہوں نے عالمی سطح پر مسلمانوں کی تعلیم سے عدم دلچسپی کا بھی شکوہ کیا۔ محترم وانی الدوریہ سوارا کو جامعہ رحمانی پہنچنے، جہاں طلبہ اور اساتذہ نے انکا کھرا پورا استقبال کیا، انکے اعزاز میں عشاء بھی دیا گیا، اس موقع پر جامعہ رحمانی کے سرپرست امیر شریعت منگل اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی بھی موجود تھے۔

## ضلع نوادہ و جموں میں ۲۲ تا ۲۹ ستمبر وفد امارت شریعیہ کا دورہ

امارت شریعیہ کا ایک وفد مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاضی صاحب، نائب ناظم امارت شریعیہ کی قیادت میں ۲۲ تا ۲۹ ستمبر ۲۰۱۹ء ضلع نوادہ و جموں کے مختلف موضوعات کا دعوتی دورہ کرے گا، اس دورہ میں جناب مولانا مفتی مجیب الرحمن قاضی صاحب معاون قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء پٹنہ، جناب مولانا محمد ایوب نظامی قاضی صاحب ناظم مدرسہ سموت القرآن، ڈاکٹر پور پٹنہ، جناب مولانا امین الدین قاضی صاحب نائب سیکریٹری تنظیم تحریک ائمہ مساجد بہار، جناب مولانا مفتی منصور عالم قاضی صاحب قاضی شریعت، بہار شریف وادہ، جناب مولانا مفتی خاتون عالم قاضی صاحب قاضی شریعت آڑھا جموں، جناب مولانا اختر حسین شمسی صاحب مبلغ امارت شریعیہ، پٹنہ، جناب مولانا سمعد اللہ رحمانی صاحب مبلغ امارت شریعیہ، پٹنہ، شریک رہیں گے، ان کے علاوہ مقامی علماء کرام بھی اپنے اپنے حلقے میں شریک وفد ہوں گے۔ اس دورہ کا مقصد مسلمانوں میں دینی، ملی اور تعلیمی بیداری پیدا کرنا موجودہ حالات میں ایک باوقار، باکردار اور باضمیر ملت کی حیثیت سے زندہ رہنے کی دعوت دینا اور اس کے لئے صحیح راہ عمل کی طرف توجہ دلانا، وحدت و اجتماعیت جو ملی قوت کا سرچشمہ اور اخلاق و محبت جو ترقی کا زینہ ہے اس کی اہمیت سے واقف کرانا نیز امارت شریعیہ کے گرانقدر خدمات اور اس کے پیغامات سے روشناس کرانا ہے، دورہ کے پروگرام کا اجمالی خاکہ اس طرح ہے۔

تاریخ	اجلاس نام و دن	اجلاس نام و شب
۲۲ ستمبر ۲۰۱۹ء، روز اتوار	جامع مسجد راس	جامع مسجد بکری برائوں
۲۳ ستمبر ۲۰۱۹ء، روز سوار	جامع مسجد اسلام پور	مدرسہ مصباح العلوم جگا چک کاکول
۲۴ ستمبر ۲۰۱۹ء، روز منگل	مدینہ مسجد بوکار	جامع مسجد پوری
۲۵ ستمبر ۲۰۱۹ء، روز بدھ	دھول	جامع مسجد شکیکان
۲۶ ستمبر ۲۰۱۹ء، روز جمعرات	نمبر یا ۸ تا ۱۱ بے دن، جامع مسجد چندر پٹنہ ظہر تا عصر	جامع مسجد آڑھا
۲۷ ستمبر ۲۰۱۹ء (جمعہ)	جامع مسجد راجہ بھنڈ	جامع مسجد روٹی
۲۸ ستمبر ۲۰۱۹ء (سنیچر)	جامع مسجد کراوان	جامع مسجد روہ
۲۹ ستمبر ۲۰۱۹ء (اتوار)	جامع مسجد زینو ۱۱۸، مسجد بیت المکرم بھروٹی شریف ظہر تا عصر	جامع مسجد انصاری منگل، شہر نوادہ

نوٹ: جناب مولانا محمد شہلی القاسمی صاحب نائب ناظم امارت شریعیہ ۲۹ ستمبر کو شریک وفد رہیں گے۔

حفاظت باغ کی جب باغ کے مالی نہیں کرتے  
تو پھر موسم بہاروں کے بھی ہریالی نہیں کرتے  
(قاسم شاہ)

## خدا کے وفادار بن جاؤ

حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ

جس قدر اعتراف تھا اتنا ہی اب تہمید چاہئے، پہلے جس قدر جھکاؤ تھا اتنا ہی اب غرور ہے کیونکہ رشتہ کٹ گئے اور عہد توڑ ڈال گئے۔ رشتہ دار دراصل ایک ہی تھا اور یہ سب رشتے اسی ایک رشتے کی خاطر تھے۔ حکم ایک ہی کا تھا اور یہ سب اطاعتیں اسی ایک کی اطاعت کیلئے تھیں۔ جب ان کے ماننے میں اس سے انکار اور ان کی وفاداری میں اس سے بغاوت ہونے لگی تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا اس کی تلوار نے کاٹ بھی دیا اور جس کے ہاتھ نے ملایا تھا، اسی کے ہاتھ نے لگ بھی کر دیا۔

سورہ کائنات اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر مسلمانوں کا کون آقا ہو سکتا ہے، لیکن خود انہوں نے بھی جب عقیدہ میں انصار سے بیعت لی تو فرمایا: میری اطاعت تم پر اسی وقت تک کیلئے واجب ہے جب تک کہ میں تم کو نبی کا حکم دوں۔ جب شہنشاہ کو نبی کی اطاعت مسلمانوں پر یعنی و معروف کے ساتھ شرط ہے تو پھر دنیا میں کون سے بادشاہ، کون سی حکومت، کون سے پیشوا، کون سے رہنما اور کون سی قوتیں ایسی ہو سکتی ہیں جن کی اطاعت ظلم و عدوان

لوگ دنیا میں سینکڑوں قوتوں کے محکوم ہیں۔ اگر چہ وہ دنیا میں بغیر کسی زنجیر اور پیر کی کے آئے تھے مگر دنیا نے ان کے پاؤں میں بہت سی بیڑیاں ڈال دی ہیں۔ لیکن مؤمن و مسلم ہستی وہ ہے جو صرف ایک ہی کی محکوم ہے، اس کے آگے میں محکوم کی ایک یو جھل زنجیر ضرور ہے، پر مختلف ستونوں میں کھینچنے والی بہت سی ہلکی زنجیریں نہیں ہیں۔ وہ ماں باپ کی اطاعت اور فرماں برداری کرتا ہے کیونکہ اس کے ایک ہی حاکم نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ دوستوں سے محبت رکھتا ہے، کیونکہ اسے رفیقوں اور ساتھیوں کے ساتھ سچے برتاؤ کی تلقین کی گئی ہے۔ وہ اپنے سے ہر بزرگ اور بڑے کا ادب ملحوظ رکھتا ہے، کیونکہ اس کے ادب آموز حقیقی نے ایسا ہی بتایا ہے۔ وہ بادشاہوں اور حاکموں کا حکم بھی سنتا ہے کیونکہ حاکموں کے ماننے سے اسے نہیں روکا گیا ہے جو اس کے حاکم حقیقی کے حکم کے خلاف نہ ہو۔ وہ دنیا کے ایسے بادشاہوں کی اطاعت کرتا ہے جو اس کے آسمانی بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں کیونکہ اسے تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ ہی ایسا کرے لیکن یہ سب کچھ جو وہ کرتا ہے تو اس لئے نہیں کرتا کہ سب کیلئے کوئی حکم ماننا اور ان کو کھینچنے کی جگہ سمجھتا ہے بلکہ صرف اس لئے کہ اطاعت ایک ہی کیلئے ہے اور حکم صرف ایک ہی کا ہے۔ جب اس ایک ہی حکم دینے والے نے ان سب باتوں کا حکم دے دیا تو ضروری ہے کہ خدا کیلئے ان سب بندوں کو بھی مانا جائے اور اللہ کی اطاعت کی خاطر وہ اس کے بندوں کا بھی مطیع ہو جائے۔

فی الحقیقت دنیا میں ہر انسان کیلئے بے شمار حاکم اور بہت سی جھکانے والی قوتیں ہیں لیکن مؤمن کیلئے صرف ایک ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ وہ صرف اسی کے آگے جھکتا ہے اور صرف اسی کو ماننا ہے۔ اس کی اطاعت کا حق ایک ہی کو ہے۔ اس کی پیشانی کے جھکنے کی چوٹھ ایک ہی ہے۔ اور اس کے دل کی خریداری کیلئے بھی ایک ہی ہے۔ وہ اگر دنیا میں کسی دوسری ہستی کی اطاعت کرتا بھی ہے تو صرف اسی ایک کیلئے۔ اس لئے اس کی بہت سی اطاعتیں بھی اسی ایک ہی اطاعت میں شامل ہو جاتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانے میں اپنے ساتھیوں سے کیا پوچھا تھا: ”بہت سے مجھ کو بنا لینا بہتر ہے یا ایک تمہارے مقدر خدا کو پوجنا“ (39/12)

یہی وہ خلاصہ ایمان و اسلام ہے جس کی ہر مومن و

دنیا اور اس کی بادشاہیاں فانی

ہیں۔ ان کے جبروت و جلال کو ایک دن مٹنا  
ہے۔ خدائے منتظم و قہار کے بھیجے ہوئے فرشتہ  
ہائے عذاب، انقلاب و تغیرات کے حربے لے کر اترنے  
والے ہیں۔ ان کے قلعے مسمار ہو جائیں گے۔ ان کی تلواریں  
کند ہو جائیں گی۔ ان کی فوجیں ہلاک ہو جائیں گی۔ ان کی  
توہین ان کو پناہ نہ دیں گی۔ ان کے خزانے ان کے کام نہ  
آئیں گے۔ ان کی طاقتیں نیست و نابود کر دی جائیں  
گی۔ ان کا تاج غرور ان کے سر سے اتر جائے گا۔  
ان کا تخت جلال و عظمت واژگون  
نظر آئے گا

سورہ کائنات اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر مسلمانوں کا کون آقا ہو سکتا ہے، لیکن خود انہوں نے بھی جب عقیدہ میں انصار سے بیعت لی تو فرمایا: میری اطاعت تم پر اسی وقت تک کیلئے واجب ہے جب تک کہ میں تم کو نبی کا حکم دوں۔ جب شہنشاہ کو نبی کی اطاعت مسلمانوں پر یعنی و معروف کے ساتھ شرط ہے تو پھر دنیا میں کون سے بادشاہ، کون سی حکومت، کون سے پیشوا، کون سے رہنما اور کون سی قوتیں ایسی ہو سکتی ہیں جن کی اطاعت ظلم و عدوان

### تقیب کے خریداروں سے گزارش

اگر اس دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور نئی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پین کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈاکٹ بھی سالانہ ششماہی زر تعاون اور بقایہ جمعیت بھیج سکتے ہیں، رقم تصحیح کروانے کے لیے موبائل نمبر پر جڑ کریں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168

Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233

Mobile: 9576507798

تقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ تقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا کاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: <http://@imaratshariah>

Telegram Channel: <https://t.me/imaratshariah>

اس کے علاوہ لارٹشرع کے آرٹیکلز ویب سائٹ [www.imaratshariah.com](http://www.imaratshariah.com) پر بھی لاگ ان کر کے تقیب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید مفید دینی معلومات اور لارٹشرع سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے لارٹشرع کے ٹویٹر اکاؤنٹ [@Imaratshariah](https://twitter.com/Imaratshariah) کو فالو کریں۔

(میڈیٹر تقیب)